Postal Reg.No PB/ 1/20 3/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 30

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

19 جمادی الثانی 1426 ہجری 26 وفا 1384 ہش 26 جولائی 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں اور میزبانوں کو نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

اسلام کا کمال تو تقویٰ ہے۔ جس سے ولایت ملتی ہے۔ جس سے فرشتے کلام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے

....(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام)......

پس اگر نیک نیتی کے ساتھ محض خدا کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیاداروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اسکی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ یاد رکھو کہ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے۔ اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اسکا اثر ہونا چاہئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اسکی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے۔ دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مذہب مشترک تھا آپ کو جو ملتا تھا پہن لیتے تھے۔ اعراض نہ کرتے تھے۔ جو کپڑا پیش کیا جاوے اسے قبول کر لیتے تھے۔ لیکن آپ کے بعد بعض لوگوں نے اسی میں تواضع دیکھی کہ رہبانیت کی جز و ملا دی۔ بعض درویشوں کو دیکھا گیا کہ گوشت میں خاک ڈال کر کھاتے تھے۔ ایک درویش کے پاس کوئی شخص گیا۔ اسنے کہا کہ اسکو کھانا کھلا دو۔ اس شخص نے اصرار کیا کہ میں تو آپ کے ساتھ ہی کھاؤں گا۔ آخر جب وہ اس درویش کے ساتھ کھانے بیٹھا تو اس کے لئے نیم کے گولے تیار کر کے آگے رکھے گئے۔ اس قسم کے امور بعض لوگ اختیار کرتے ہیں۔ اور غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو اپنے باکمال ہونے کا یقین دلائیں، مگر اسلام ایسی باتوں کو کمال میں داخل نہیں کرتا۔ اسلام کا کمال تو تقویٰ ہے۔ جس سے ولایت ملتی ہے۔ جس سے فرشتے کلام کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے ہم اس قسم کی تعلیم نہیں دیتے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم کی منشا کے خلاف ہے۔ قرآن شریف تو کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ کی تعلیم دے اور یہ لوگ طیب عمدہ چیز میں خاک ڈال کر غیر طیب بنا دیں۔ اس قسم کے مذاہب اسلام کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ پر اضافہ کرتے ہیں۔ انکو اسلام سے اور قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ خود اپنی شریعت الگ قائم کرتے ہیں۔ میں انکو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ اسوہ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ اور اسکے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔

اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادہ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اب اسکے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اسکے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا۔ اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں۔ اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا۔ مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ (ملفوظات ج ۴ ص ۴۳-۴۴)

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تو یہ خُلق ایسا تھا جسکی مثال نہیں ملتی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمان نوازی کے متعلق زرّیں نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ جولائی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن (لندن)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ جمعہ سے شروع ہونے والے جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمان نوازی سے تعلق سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح بیان فرمائیں حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی انبیاء کے خلق میں سے ایک اعلیٰ خلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپ کے پاس معزز مہمان آئے تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دور سے آئے ہو یا نزدیک سے بھوک لگی ہے یا نہیں بلکہ فوری طور پر اندر گئے اور کھانا تیار کر کے لے آئے یہ خلق ہے جو اللہ والوں کا ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع قرار دیا ہے ان میں تو یہ خلق ایسا تھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی بلکہ زمانہ نبوۃ سے پہلے بھی آپ کا یہ خلق لوگوں کو متاثر کیا کرتا تھا چنانچہ دیکھیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرا کر گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے اعلیٰ اخلاق کے حوالہ سے ہی فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد خادم ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دورہ جنوبی ہند ═ جیسا میں نے دیکھا

(2)

حیدرآباد سے ہماری ٹرین ٹھیک بارہ بجے دوپہر روانہ ہوکر اگلے روز صبح کیرلہ کے سٹیشن پالگھاٹ پہنچی کیرلہ بھارت کے انتہائی جنوب میں مغربی ساحل سمندر پر عمودی شکل میں ایک ایسا صوبہ ہے جو سارے کا سارا ناریل اور ربڑ کے خوبصورت باغات سے گھرا ہوا ہے۔ جن میں الائچی سپاری لونگ اور دارچینی کے درخت بھی شامل ہیں۔ باغات کے بیچ میں بسے ہوئے گھر جنت کا نظارہ پیش کرتے ہیں تقسیم ملک کے بعد 1956 میں موجودہ شکل اختیار کرنے والے اس صوبہ کیرلہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ 1992ء کی مردم شماری کے مطابق اس نے سو فیصد خواندگی کے نشانہ کو پار کرلیا تھا اس کی آبادی قریباً چار کروڑ ہے اور صوبے کے قریباً ہر گھر میں سے ایک آدمی مڈل ایسٹ یا دیگر کے بعض اور ممالک میں مقیم ہے۔ اس اعتبار سے اس کی قریباً ایک کروڑ آبادی محنت مزدوری اور کمائی کی غرض سے باہر رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں کے گھروں میں خوشحالی اور بیرونی سامان کی فراوانی خاص طور پر نظر آتی ہے۔ ہر جگہ سکول کالجز، ہسپتال اور جدید انڈسٹری کا جال پھیلا ہوا ہے۔

ایک بات جو صرف کیرلہ میں دیکھنے کو ملی وہ یہ تھی کہ تمام صوبہ ایک شہر کی طرح لگتا ہے باقی جگہوں پر جس طرح سفر کے دوران دور دور تک کھیت کھلیان اور جنگلات نظر آتے ہیں اور پھر درمیان میں دیہاتوں قصبات اور شہروں کی آبادیاں بھی نظر آجاتی ہیں کیرلہ میں ایسا نہیں ہے اس کے شمال سے جنوب تک آپ سفر کر جائیں آپ کو سڑک کے اردگرد دونوں طرف آبادی ہی آبادی نظر آئے گی دکانیں اور مکانات مسلسل نظر آتے چلے جائیں گے کینانور سے لیکر تریوندرم کے اپنے سفر میں ہم نے یہی سب کچھ دیکھا۔

چونکہ کیرلہ کا ایک لمبا کنارہ سمندر کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اس لئے وہاں کی کافی آبادی سمندر کے کنارے بستی ہے اور ظاہر ہے پیشے کے اعتبار سے ان میں سے اکثر مچھیرے ہیں جو سارا سارا دن کشتیوں میں بیٹھ کر سمندر میں جال پھینکتے اور مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں اور انہی کی فروخت پر اپنا گزر بسر کرتے ہیں چنانچہ ہم بھی بعض جگہوں پر سمندر کے کناروں پر گئے کینانور اور کوچین میں سمندر کے کنارے سے ہم بھی لطف اندوز ہوئے کوچین میں سمندر جھیل کی شکل میں اندر تک کافی گہرائی میں آگیا ہے جس کی وجہ سے سمندری جہاز شہر کے بالکل نزدیک آجاتے ہیں کوچین شپ یارڈ جو ارناکلم کے جنوب میں واقع ہے ہندوستان کا سب سے بڑا شپ یارڈ ہے ہم نے بھی اس علاقہ میں سٹیمر میں بیٹھ کر وسیع سمندر کی موجوں کو دیکھ کر قدرت خداوندی کو یاد کیا اور قریباً تین گھنٹے تک سمندر کی سیر کی اور دوپہر کا کھانا بھی سٹیمر میں ہی کھایا دراصل یہ ایک پکنک تھی جو مجلس انصار اللہ کیرلہ کی جانب سے تھی سٹیمر چلتے چلتے جب تھوڑا سمندر کے اندر تک جاتا ہے تو اس کی قوی ہیکل موجیں سٹیمر اور اس کی سواریوں کو اپنی عظمت کی یاد دلاتی ہیں چنانچہ سٹیمر وہیں سے مڑکر جھیل میں قریباً تیس چالیس کلومیٹر کا سفر کرکے دوبارہ کنارے پر آجاتا ہے اس جھیل کے اردگرد جزیروں کی شکل میں ایک بڑی آبادی ہے۔

کیرلہ میں قدرت کی ایک کاریگری یہ بھی ہے یہاں کے پہاڑوں سے نکلنے والے چالیس کے قریب میٹھے پانی کے دریا جو یہاں کے شہروں اور قصبات میں بہتے ہیں بالآخر آج کے ترقی یافتہ انسان کو منہ چڑاتے ہوئے سمندر میں اپنے وجود کو کھو دیتے ہیں۔ قدرت نے کس قدر فیاضی سے ہمیں پانی کی دولت عطا کی ہے لیکن آج بھی ہم اس قابل نہیں ہو سکے کہ تمام پیاسے انسانوں کو اس کا فیض پہنچا سکیں خود کیرلہ میں بھی اور پڑوسی صوبہ تامل ناڈو میں بھی سینکڑوں دیہات یہاں تک کہ چینئی شہر بھی پانی کی وجہ سے سخت پریشان ہے ایسا کب ہو پائے گا کہ ہم آسمانوں میں جھانکنے کے خوابوں کو فی الحال چھوڑ کر غریب انسانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر زمین کی تسخیر کے کام کو پہلے مکمل کرلیں، کب ہم ایسا سوچ سکیں گے ۔!!!

خیر فی الحال اس فکر کو چھوڑ کر کینانور کے ایک قلعہ کی بات کرتے ہیں عصر کے بعد گرمی کے ڈھل جانے کے وقت ہم اس مشہور قلعہ میں جس کا نام سینٹ انجلو فورٹ ہے پہنچے یہ دیوہیکل قلعہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے جہاں سمندر کی خوفناک لہریں دن رات اس کی مضبوط دیواروں سے سرگرم رہتی ہیں اور آنے جانے والے سیاحوں کو اپنی قوت و ہیبت سے مطلع کرتی رہتی ہیں ہم نے بھی قلعہ کی دیوار پر کھڑے ہوکر دور تک وسیع و عریض سمندر کا نظارہ کیا حدِ نظر تک بس پانی ہی پانی تھا جو رات کی ابتدائی تاریکی میں ایک سیاہ چادر کی طرح لگ رہا تھا۔ سینٹ انجلو قلعہ 1505 میں ایک پرتگیزی وائسرائے نے بنایا تھا جسے بعد میں انگریزی حکومت اپنے فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرتی رہی اور اب اسے سیاحوں کی آمد و رفت کے لئے سیرگاہ کے طور پر حکومت کیرلہ نے ایک یادگار کے طور پر محفوظ کررکھا ہے۔

کیرلہ کے لوگ عام طور پر دبلے پتلے اور سانولے رنگ کے ہوتے ہیں مرد سفید رنگ کی دھوتی اور شرٹ پہنتے ہیں جس کام کے وقت یا چلتے وقت موڑ کر گھٹنوں تک اٹھا لیتے ہیں۔ عورتیں پہلے چولی گھاگرا یا ساڑی پہنتی تھیں لیکن اب پنجابی سٹائل کے شلوار قمیص اور دوپٹہ کا رواج تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ایک بات جو قابل تعریف ہے وہ یہ کہ یہاں کی عورتیں نارتھ انڈیا کے شہروں کی طرح نیم برہنہ لباس بالکل نہیں پہنتیں۔ اسی طرح ہندوستان کے بعض صوبے جیسے پنجاب اور ہریانہ جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کی شرح پیدائش میں بڑی تیزی سے عدم توازن ہو رہا ہے اور لڑکیوں کو پیدا ہونے سے قبل ہی مار دیا جاتا ہے لیکن کیرلہ میں ایسا نہیں ہے۔ ہر جگہ مرد و عورت کی شرح پیدائش کا توازن برقرار ہے۔ علاوہ اس کے ایک خاص بات یہ ہے کہ ایک حالیہ سروے کے مطابق یہ صوبہ رشوت خوری کی بیماری سے بھی ہندوستان کے تمام صوبوں کی نسبت بچا ہوا ہے بہار سب سے اوپر ہے اور کیرلہ سب سے نیچے ہے۔

جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے تو آپکو ہر کھانے میں مچھلی کا ایٹم خاص طور پر جھینگا مچھلی کا ایٹم ضرور ملے گا۔ جھینگا مچھلی کو سکھا کر اور تازہ دونوں طرح کھایا جاتا ہے یہاں کے خاص پکوان میں اڈلی۔ دوسہ چاول کی بنی روٹی اور چاول و ناریل کی آمیزش سے بنے پکوان نہایت شوق سے کھائے جاتے ہیں۔ کیرلہ میں ایک اچھا رواج یہ بھی ہے کہ جوتے گھروں سے باہر ہی اُتار دیئے جاتے ہیں اس سے تمام گھر صاف ستھرا رہتا ہے۔ اور دھول مٹی و گندگی سے محفوظ رہتا ہے۔ یہاں کے گھر صاف ستھرے اور جدید طرز کی تمام سہولتوں اور آرائشوں سے آراستہ بنائے جاتے ہیں۔

کیرلہ میں مسلمانوں کی ایک معقول آبادی ہے جہاں ان کی بڑی مسجدیں اور مدارس قائم ہیں کیرلہ کے مسلمان تعلیم یافتہ ہیں غیر احمدی مسلمان یوپی بہار کے علاقوں کے دیوبندیوں کی طرح متشدد نہیں ہیں بلکہ اختلافات کا اظہار صرف تحریر و تقریر کے ذریعہ کرتے ہیں۔ جس جگہ کوئی غیر احمدی تقریر کررہا ہو اگر وہیں کوئی احمدی عالم بھی تقریر کرے تو ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ یہاں پر ایک خاص رفتار سے جس میں تواتر ہے غیر احمدی طبقہ کے لوگ احمدیت میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ خاکسار کو ایسے کئی دوستوں سے ملاقات کا موقع ملا جو اپنے گھر میں اکیلے احمدی ہیں لیکن احمدیت پر نہایت پختگی سے قائم ہیں الحمدللہ۔

کیرلہ کی احمدی جماعتوں کی ایک صدی پرانی تاریخ ہے۔ اور احمدیت قبول کرنے والے پہلے اشخاص میں مکرم عبدالقادر کٹی صاحب اور محی الدین کٹی صاحب کے نام سرفہرست ہیں شروع دور میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس زمین کو عزت بخشی اور پھر ایک طویل سلسلہ تبلیغ و تربیت اور روحانی بیداری کا کیرلہ کی سرزمین میں چلا ہے جس کی وجہ سے آج قریباً چار درجن سے زیادہ احمدی جماعتیں اس کے طول و عرض میں قائم ہیں سینکڑوں مخلصین سلسلہ موجود ہیں اور اب ماشاء اللہ مختلف جگہوں پر مساجد اور مشن ہاؤسز کا ایک جال سا پھیل گیا ہے اور نہایت کامیابی سے چار انگلش میڈیم سکول فضل عمر کے نام سے جاری ہیں جن میں احمدی غیر احمدی عیسائی و ہندو بلا امتیاز مذہب و ملت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

کالیکٹ کی مسجد اور مشن ہاؤس کافی وسیع اور خوبصورت ہے اس کے ساتھ نہایت عالیشان لائبریری کتابوں اور رسائل کے ساتھ مزین ہے یہیں پر محترم اے پی کنہا مو صاحب صوبائی امیر اور محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ سے ملاقات ہوئی ہردو بہت محبت سے پیش آئے فجز اھما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہاں ایک مسجد کا واقعہ بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ مُریاکنی مقام پر احباب نے ہمیں ایک چھوٹی سی لیکن نہایت خوبصورت مسجد دکھائی اور وہاں چھوٹے سے ٹیلے پر مسجد بنانے کی وجہ یہ بتائی کہ اس مقام پر ہمارے ایک مبلغ کو ایک غیر احمدی نے دھکے مار کر نکال دیا تھا اور ان کو قتل کی دھمکی دی تھی چنانچہ آج اس شخص کا بیٹا رایو صاحب نہ صرف احمدی بلکہ جماعت کا صدر ہے اور اس کا پوتا مکرم ٹی منزل صاحب جماعت کے مبلغ ہیں اور مسجد انہوں نے اس یادگار کے طور پر بنائی ہے کہ جہاں سے ایک احمدی مبلغ کو دھکے مار کر نکالا گیا تھا وہاں خدا کا گھر بنا ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہر انسان کیلئے کھلا ہے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے احمدیوں کی اور خلافت کے زیر سایہ ان کی تربیت کی۔

پینگاڈی میں بھی ایک نہایت وسیع اور خوبصورت مسجد ابھی حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس میں لگائے گئے کچھ سامان فرنیچر وغیرہ باہر سے منگوائے گئے ہیں۔

راقم الحروف نے کیرلہ کے چھ روزہ دورے کے دوران پندرہ بیس جگہوں کو دیکھا جماعتوں میں احباب جماعت سے پیار بھری ملاقاتیں ہوئی مساجد دیکھی گئیں۔ تربیتی اجلاسات میں حاضری دی گئی جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی۔ میں نے دیکھا کہ کیرلہ کے احباب جماعت نہایت مخلص دیندار اور مالی قربانی کرنے والے ہیں اور خلافت احمدیہ کے شیدائی و وفادار ہیں اگرچہ ان میں سے اکثر اُردو بول نہیں سکتے لیکن اس محبت سے ملتے ہیں جیسے دو بچھڑے ہوئے بھائی برسوں بعد ملے ہوں یہی وہ نظارہ ہے جو سچے مامور من اللہ کی آمد کے بعد جماعت مؤمنین میں پیدا ہوتا ہے اور جس کا ذکر قرآن مجید میں فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کے مبارک الفاظ میں کیا گیا ہے۔

کیرلہ میں علم دوستی اور مطالعہ کا بہت شوق ہے یہی وجہ ہے کہ اس صوبہ میں جماعت کے بھی سب سے زیادہ رسائل چھپتے ہیں۔ ملیالم زبان میں ماہانہ ''ستیہ دودھن'' قریباً ستر سال سے جاری ہے اور سہ ماہی انگلش رسالہ ''منارٹ'' کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے رسائل بھی چھپتے ہیں مجلس انصار اللہ کا دو ماہی رسالہ ستیہ مترم جو مرحوم بی ایم کویا صاحب'' سابق ناظم انصار اللہ کی یادگار ہے نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ علاوہ اس کے ملیالی میں احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم بھی ہو رہے دیگر جماعتی کتب بھی چھپ رہی ہیں۔ خاکسار کے دورہ کے دوران مکرم کنہی احمد صاحب صدر جماعت پینگاڈی نے خاکسار کو اپنی ترجمہ شدہ کتاب شرح القصیدہ دکھائی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہرۂ آفاق قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے اس اردو ترجمہ و تشریح کا ملیالی ترجمہ ہے جو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا ہے۔

کینانور میں ایک اور علم دوست شخصیت جناب این عبدالرحیم صاحب سے ملاقات ہوئی اگرچہ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے عبدالرحم صاحب کی ایک ٹانگ کاٹنی پڑی ہے اور وہ بقیہ زندگی کرسی پر ہی گزار رہے ہیں لیکن نہایت ہنس

باقی صفحہ (14 /) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر اپنے بچوں کو معاشرہ کی گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ نمازوں میں باقاعدہ کریں

جلسے کے ان دنوں میں عبادتوں کے ساتھ ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ حاصل کریں

(کینیڈا اور دوسرے مغربی ملکوں میں شادیوں کے بعد میاں بیوی کے درمیان تلخیاں پیدا ہونے اور عائلی جھگڑوں کے افسوسناک واقعات میں اضافہ پر تشویش کا اظہار اور ان تلخیوں کو مٹانے اور اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کے لئے نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 24 رجون 2005ء بمطابق 24 راحسان 1384 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر۔ ٹورانٹو (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور اس خطبہ کے ساتھ ہی آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ آپ کے لئے، تمام شامل ہونے والوں کے لئے اور کسی مجبوری کی وجہ سے نہ شامل ہونے والوں کے لئے بھی بے شمار برکات کا حامل بنائے، بے شمار برکات لانے والا ہو، پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو۔ سب کو تقویٰ میں بڑھانے والا ہو اور جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا اس کو پورا کرنے والا ہو۔ ہمیشہ ہمارے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قیام اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ہو۔ اور اس کے لئے ہم اپنے آپ میں بھی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ تعلیم جاری رکھنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان جلسوں کا مدعا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ [illegible] ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔ (شہادت القرآن. روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394-395)

تو یہ ہیں وہ مقاصد جن کے حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں آواز دی ہے۔ آخرت کی طرف انسان تبھی جھک سکتا ہے جب دل میں خدا کا خوف اس طرح ہو کہ اس کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور جب یہ خیال یقین میں بدل جائے گا کہ وہ خدا ایک ہے، مجھے پیدا کرنے والا بھی ہے، مجھے پالنے والا بھی ہے، مجھے دینے والا بھی ہے، میرے کام میں یا میرے کاروبار میں برکت بھی اسی کے فضل سے پڑنی ہے۔ اگر اس کی عبادت کرنے والا رہا، اگر اس کے آگے جھکنے والا رہا، تو اس کی نعمتوں سے حصہ پاتا رہوں گا۔ اگر میرے اندر نیکیوں پر قائم رہنے کی رُوح رہی تو میں اس کے فضلوں کا وارث بنتا رہوں گا۔ اگر اس کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے، تقویٰ پر چلتے ہوئے، اس کے حقوق بھی ادا کرتا رہا اور اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتا رہا تو اس کے انعاموں سے حصہ پانے والا ہوں گا۔ اگر یہ سوچ رہی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ضرور اپنے انعاموں سے نوازتا رہے گا۔ لیکن یہ تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے معیار اُس وقت قائم ہوتے ہیں جب اُس کے تمام حکموں پر عمل ہو رہا ہو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور پھر وہی بات کہ اُس وقت ہوتا ہے جب ذہن میں ہر وقت، ہر لحہ، خدا، خدا اور خدا رہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے خدا ترسی بھی رہے گی، پرہیزگاری بھی رہے گی، اللہ کی مخلوق کے لئے نرم جذبات بھی رہیں گے، آپس میں محبت بھی رہے گی۔ اور جب یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو تب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ایک نمونہ بن سکیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا یہ نمونے ہم اپنے اندر قائم کر رہے ہیں یا قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم نے آپس میں محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں جن کی توقع ہم سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے؟ کیا ہم نے اپنے اندر عاجزی کے اعلیٰ معیار قائم کر لئے ہیں؟ کیا ہمارے اندر وہ روح پیدا ہو چکی ہے جب ہم کہہ سکیں کہ ہم اپنی ضرورتوں کو اپنے بھائی کی ضرورتوں پر قربان کر سکتے ہیں؟ کیا ہمارے اندر اتنی عاجزی اور انکساری پیدا ہو گئی ہے کہ ہم اپنے آپ کو سب سے کم تر سمجھیں اور جہاں خدمت کا موقع ملے اس سے کبھی گریز نہ کریں؟ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار حاصل کر لئے ہیں جب ہم کہہ سکیں کہ اگر ہمیں اپنے عزیزوں کے خلاف یا اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑی تو دیں گے اور سچ کے قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے؟ کیا ہم دینی ضروریات کے لئے ہر وقت تیار ہیں؟ یا صرف دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نعرہ ہی ہے جو ہم لگا رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا کہیں یہ تو نہیں کہ دعویٰ تو ہم یہ کر رہے ہوں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میں کسی کو دوست بناؤں اور چھوٹے چھوٹے بت میں نے اپنے دل میں بسائے ہوں، پانچ وقت نمازوں میں سستی دکھائی جا رہی ہو۔ اور یہ سستی اکثر میں نے دیکھا ہے، دکھائی جاتی ہے۔

میں نے بعض دفعہ ملاقاتوں میں جائزہ لیا ہے کہ نمازوں کی طرف باقاعدگی سے متعلق اگر پوچھو تو [illegible] کوشش کرتے ہیں یا پھر کوئی گول مول سا جواب دے دیتے ہیں۔ حالانکہ نمازوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کو قائم کرو۔ باجماعت ادا کرو۔ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کرو۔ جیسا کہ فرمایا ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ (النساء: 104)۔ یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''میں طبعاً اور فطرتاً اس کو پسند کرتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جاوے اور نماز موقوتہ کے مسئلہ کو بہت ہی عزیز رکھتا ہوں''۔ (الحکم جلد نمبر 6 نمبر 35 مورخہ یکم اکتوبر 1902ء صفحہ 14۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 2 صفحہ 264)۔ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو وقت مقررہ تو علیحدہ رہا، نمازوں میں اکثر سستی کر جاتے ہیں۔ کیا ایسا کر کے ہم اس حکم پر عمل کر رہے ہیں کہ ﴿حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ﴾ (البقرة: 239) تو نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ اور اللہ کے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے۔ اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے، اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ کاموں کے عذر کی وجہ سے دوپہر کی یا ظہر کی نماز اگر آپ چھوڑتے ہیں تو نمازوں کی حفاظت کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ خدا کے مقابلے میں اپنے کاموں کو، اپنے کاروباروں کو اپنی حفاظت کرنے والا سمجھتے ہیں۔ اور اگر فجر کی نماز تم نیند کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں کر رہے تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا کا خوف ہے اور ہم اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی دوسری نماز اگر عادتاً یا کسی جائز عذر کے بغیر وقت پر ادا

نہیں ہو رہی تو وہی تمہارے خلاف گواہی دینے والی ہے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خدا کا خوف رکھنے والے ہیں لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔ اور جب یہ نمازوں میں بے توجہگی اسی طرح قائم رہے گی اور نمازوں کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو پھر یہ رونا بھی نہیں رونا چاہئے کہ خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا۔

نمازوں کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہو گی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے۔ اس کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح ہمارے والدین کرتے ہیں۔ اور جب یہ بات ان بچوں کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے گی، بیٹھ جائے گی کہ ہم نے نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی ہے تو پھر والدین کو یہ چیز اس فکر سے بھی آزاد کر دے گی کہ اس مغربی معاشرے میں جہاں ہزار قسم کے کھلے گند اور برائیاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، ہر وقت والدین کو یہ فکر رہتی ہے کہ ان کے بچے اس گند میں کہیں گر نہ جائیں۔ دعا کے لئے لکھتے ہیں، کہتے بھی ہیں اور خود کوشش بھی کرتے ہوں گے، دعا بھی کرتے ہوں گے۔ اگر اپنے بچوں کو ان گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ نمازوں میں باقاعدہ کریں۔ کیونکہ اب ان غلاظتوں اور اس گند سے بچانے کی ضمانت ان بچوں کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دے رہی ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ ﴿اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ﴾ (العنکبوت:46)۔ یعنی یقیناً نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ گویا ان نمازوں کی حفاظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان نمازوں کے ذریعہ سے ضمانت دے دی ہے کہ خالص ہو کر میرے حضور آنے والے اب میری ذمہ داری بن گئے ہیں کہ میں بھی اس دنیا کی گندگیوں اور غلاظتوں سے ان کی حفاظت کروں اور ان کو نیکیوں پر قائم رکھوں، تقویٰ پر قائم رکھوں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو تقویٰ پر قائم ہوں، جو میرے پاکباز لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو میرا انعام پانے والے لوگ ہیں۔ پس یہ سب سے بنیادی چیز ہے جس کی ٹریننگ اور جس کے کرنے کا عزم آپ نے ان جلسے کے دنوں میں کرنا ہے۔ جو نمازوں میں کمزور ہیں انہوں نے ان دنوں میں اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس میں باقاعدگی اور پابندی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہو کہ ان دنوں میں جلسے کی وجہ سے یا میرے دورہ کی وجہ سے، دوسری مصروفیات کی وجہ سے چند دنوں کے لئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔ تو بچوں کے ذہنوں میں یا نوجوانوں کے ذہنوں میں یا بعض سست لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات نہ رہ جائے کہ یہ نمازیں جمع کر کے پڑھنا ہی ہماری زندگی کا مستقل حصہ ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نمازیں وقت مقررہ پر ادا کرو تو اس کے مطابق ادا ہونی چاہئیں۔ سوائے اس کے کہ مسافر ہوں یا دوسری جائز ضرورت ہو، جس طرح مثلاً آج کل یہاں بعض شہروں میں سورج سوا نو بجے یا ساڑھے نو بجے یا بعض جگہ پونے دس بجے غروب ہوتا ہے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔ لیکن جب وقت بدل جائیں گے تو پھر وقت پہ ادا ہونی چاہئیں۔ تو بہر حال دین میں آسانی ہے اس لئے سہولت میسر ہے لیکن فکر کے ساتھ نمازیں ادا کرنا بہر حال ضروری ہے۔ اور یہ ہمیشہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ آسانی دنیاداری یا سستی کی وجہ سے نہ ہو۔

یہ جو میں نے کہا تھا کہ نمازوں میں 'کمزور لوگ'۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو بے وقت اور جمع کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو پوری پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھتے۔ انہیں بھی ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جبکہ دعاؤں کا ماحول ہے، اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہوئے یا تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر قدم پر یہاں شیطان کھڑا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بندے کو دور لے جانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے خلاف جہاد کریں۔ اللہ کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کا اوڑھنا بچھونا عبادت تھی آپؐ بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے دعا کیا کرتے تھے اور کس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ اس کا ایک روایت میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری عزت کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو وہ ذات ہے جو مرنے والی نہیں جبکہ جن و انس مر جائیں گے۔ (مسلم کتاب الذکر)

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عبد بننے کے لئے اس کی عبادت کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے، اس کی پناہ میں آنے کے لئے، شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنے کے لئے کہ وہ قائم رہنے والی، قائم رکھنے والی ذات ہے، باقی سب کچھ فنا ہونے والی چیزیں ہیں استغفار کرتے ہوئے اس کی پناہ میں آئیں۔ اس کا عبادت گزار بندہ بننے کے لئے اس کا فضل مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل فرمائے اور ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ جب عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے یا یہ معیار حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کوشش شروع ہو جائے گی تو باقی نیکیاں بھی جو انسان کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں ان کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی شروع ہو جائے گی اور وہ، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا ہو، نمازوں کی ادائیگی کرنے والا ہو اور پھر یہ بھی ہو ساتھ کہ بندوں کے حقوق مارنے والا بھی ہو۔ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ یہ بات تو اللہ تعالیٰ کے اس دعویٰ کے خلاف ہے۔ اگر بظاہر بعض نمازی ایسے نظر آتے ہیں جو نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن لوگوں کے حقوق بھی غصب کرنے والے ہوتے ہیں، حقوق مارنے والے ہوتے ہیں تو وہ ان نمازیوں میں شامل نہیں ہیں جو خالص ہو کر اللہ کو پکارتے ہیں۔ بلکہ وہ تو اس زمرے میں شامل ہو جائیں گے جن کے بارے میں فرمایا کہ ﴿فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ﴾ (الماعون:5) ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو نمازیوں کو، جو نماز کا حق ادا کرنے والے ہیں، نیکیوں پر چلاتا ہوں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس فکر کے ساتھ اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اور ہمیشہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دیتے رہنا چاہئے۔ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ آپس میں محبت اور اخوت کی فضا پیدا ہو، بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ تو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت اور عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا ہو۔ کیونکہ جس میں اپنے بھائی کے لئے محبت نہیں اس میں تقویٰ بھی نہیں۔ جس میں انکسار نہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہے۔ جس دل میں اپنے بیوی بچوں کے لئے نرمی نہیں وہ بھی تقویٰ سے عاری ہے۔ جو بیوی یا خاوند ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ جو عہدیدار اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ غرض کہ جو دل بھی اپنی اَنا اور تکبر یا کسی بھی قسم کی بڑائی دل میں لئے ہوئے ہے وہ تقویٰ سے عاری ہے۔ جو بھی اپنے علم کے زعم میں دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے وہ تقویٰ سے خالی ہے۔ لیکن جو لوگ اپنی عبادتوں کے ساتھ ساتھ عاجزی اور انکساری دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی عزت کرتے ہیں، ان سے محبت کرتے ہیں، ان کے حقوق ادا کرتے ہیں، ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا خوف ہے، صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت نے اس کی مخلوق سے محبت پر بھی ان کو مجبور کیا ہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بے انتہا انعام پانے والے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایک حدیث میں اس بارے میں ذکر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ اور آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والأدب. باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ)

تو دیکھیں جو لوگ خدا تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے، اس کے رعب اور اس کی عظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے دل اس خوف سے کانپتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے حقوق ادا نہ کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بن جائیں۔ ایسے بندے وہ بندے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے ہیں۔

پس یہ وہ روح ہے جو ہر احمدی کے دل میں پیدا ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد آپ ہی وہ قوم ہیں جن پر دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی خواہش ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی چاہتے ہیں تو پھر اللہ کی مخلوق سے محبت بھی اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے اور اپنے انجام بخیر کے لئے اور اس کے سایہ رحمت میں جگہ پانے کے لئے کرنی ہو گی۔ اور جلسے کے یہ دن اس بات کی طرف توجہ پیدا کرنے کے لئے ٹریننگ کے طور پر ہیں۔ اس کی ابتدا آج سے ہی ہو جانی چاہئے۔ آج سے ہی ہر دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں، اپنے معیار اونچے کرنے ہیں۔ جو ناراض ہیں وہ ایک دوسرے کو گلے لگائیں، جو روٹھے ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے کو منائیں۔ جنہوں نے گلے شکوے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں وہ ان گلوں شکووں کو اپنے دلوں سے نکال کر باہر پھینکیں۔ اور ان دنوں میں عبادتوں کے ساتھ ساتھ محبتیں بانٹنے کی بھی ٹریننگ حاصل کریں۔ یہ عہد کریں کہ پرانی رنجشوں کو مٹا دیں گے۔ ایک دوسرے کے گلے اس نیت سے لگیں کہ پرانی رنجشوں کا ذکر نہیں کرنا۔ ایک دوسرے سے کی گئی زیادتیوں کو بھول جانا ہے۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرنی بلکہ حقیقی مومن بن کر رہنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی گئی عبادتیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں۔ اور اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے کی گئی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگیاں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں۔ اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق مومن بن جائیں۔ تبھی ہم مومن بن سکتے ہیں۔

جب یہ باتیں اپنے اندر پیدا کریں گے جن کے بارے میں ایک روایت میں اس طرح ذکر آتا ہے۔

حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مومنوں کو ان کے آپس کے رحم، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والأدب ۔باب تراحم المومنین وتعاطفهم وتعاضدهم)

خدا کرے آپ لوگ اپنے ماحول میں پیدا ہوتی ہوئی برائیوں کو ایک جسم کی طرح دیکھنے اور محسوس کرنے کے قابل ہو جائیں۔

مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کینیڈا میں بڑی تیزی کے ساتھ شادیوں کے بعد میاں بیوی کے معاملات میں تلخیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور میرے خیال میں اس میں زیادہ قصور لڑکے، لڑکی کے ماں باپ کا ہوتا ہے۔ ذرا بھی ان میں برداشت کا مادہ نہیں ہوتا۔ یا کوشش یہ ہوتی ہے کہ لڑکے کے والدین بعض اوقات یہ کر رہے ہوتے ہیں کہ بیوی کے ساتھ انڈرسٹینڈنگ (Understanding) نہ ہو۔ اور ان کا آپس میں اعتماد پیدا نہ ہونے دیا جائے کہ کہیں لڑکا ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ یا پھر اس لئے بھی رشتے ٹوٹتے ہیں کہ بعض پاکستان سے آنے والے لڑکے، باہر آنے کے لئے رشتے طے کر لیتے ہیں اور یہاں پہنچ کر پھر رشتے توڑ دیتے ہیں۔ کچھ بھی ایسے لوگوں کو خوف نہیں ہے۔ ان لڑکوں کو کچھ تو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ ان لوگوں نے، جن کے ساتھ آپ کے رشتے طے ہوئے، آپ پر احسان کیا ہے کہ باہر آنے کا موقع دیا۔ تعلیمی قابلیت تمہاری کچھ نہیں تھی۔ ایجنٹ کے ذریعے سے آتے تو 15-20 لاکھ روپیہ خرچ ہوتا۔ مفت میں یہاں آ گئے۔ کیونکہ اکثر یہاں آنے والے لڑکے ٹکٹ کا خرچہ بھی لڑکی والوں سے لے لیتے ہیں۔ تو یہاں آ کر پھر یہ چالاکیاں دکھاتے ہیں۔ یہاں آ کر رشتے توڑ کر کوئی اپنی مرضی کا رشتہ تلاش کر لیتا ہے یا پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بعض رشتے ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دوسری بیہودگی میں پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر ایسے لڑکوں کے ماں باپ بھی ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں، چاہے وہ یہاں رہنے والے ہیں یا پاکستان میں رہنے والے ماں باپ ہیں۔

پھر بعض مائیں ہیں جو لڑکیوں کو خراب کرتی ہیں اور لڑکے سے مختلف مطالبے لڑکی کے ذریعے کرواتی ہیں۔ کچھ خدا کا خوف کرنا چاہئے ایسے لوگوں کو۔ پھر بعض لڑکے، لڑکیوں کی جائیدادوں کے چکر میں ہوتے ہیں۔ بچے بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی بجائے اس کے کہ بچوں کی خاطر قربانی دیں قانون سے فائدہ اٹھا کر علیحدگی لے کر جائیداد ہڑپ کرتے ہیں۔ اور اگر بیوی نے بیوقوفی میں مشترکہ جائیداد کر دی تو جائیداد سے فائدہ اٹھایا اور پھر بچوں اور بیوی کو چھوڑ کر چلے گئے۔

کچھ مرد غلط اور غلیظ الزام لگا کر بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ایسے لوگوں کا تو قضا کو کیس سننا ہی نہیں چاہئے جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں۔ ان کو سیدھا انتظامی ایکشن لے کر امیر صاحب کو اخراج کی سفارش کرنی چاہئے۔ غرض کہ ایک گند ہے جو کینیڈا سمیت مغربی ملکوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ اور پھر اس طبقے کے لوگ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ بعض بچیوں کے جب دوسری جگہ رشتے ہو جاتے ہیں تو ان کو تڑوانے کے لئے غلط قسم کے خط لکھ رہے ہوتے ہیں۔ کوئی خوف نہیں ایسے لوگوں کو۔ اللہ تعالیٰ کے عظمت وجلال کی ان کو کوئی بھی فکر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت سے دور رہنے کی ان کو کوئی بھی پروا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کے حکم کے خلاف چلتے ہیں اور بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کریں اور اس تکلیف پر ایک جسم کی طرح، جس طرح جسم کا کوئی عضو بیمار ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اُسے محسوس کریں، بے چینی کا اظہار کریں وہ بے حسی میں بڑھ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مومنوں کو یہ فرما رہے ہیں کہ ایک لڑی میں پروئے جانے کے بعد تم ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرو۔ میاں بیوی کا بندھن تو اس سے بھی آگے قدم ہے۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط بندھن ہے۔ یہ تو ایک معاہدہ ہے جس میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر تم یہ اقرار کرتے ہو کہ ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تم اس اقرار کے ساتھ ان کے لئے اپنے عہد و پیمان کر رہے ہوتے ہو کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہم ہر وقت اس فکر میں رہیں گے کہ ہم کن کن نیکیوں کو آگے بھیجنے والے ہیں۔ وہ کون سی نیکیاں ہیں جو ہماری آئندہ زندگی میں کام آئیں گی۔ ہمارے مرنے کے بعد ہمارے درجات کی بلندی کے کام بھی آئیں۔ ہماری نسلوں کو نیکیوں پر قائم رکھنے کے کام بھی آئیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس وارننگ کے نیچے یہ عہد و پیمان کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خبیر ہے۔ جو کچھ تم اپنی زندگی میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرو گے یا کر رہے ہو گے دنیا سے تو چھپا سکتے ہو لیکن خدا تعالیٰ کی ذات سے نہیں چھپا سکتے۔ وہ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ دلوں کا حال بھی جاننے والا ہے۔ دنیا کو دھوکا دے سکتے ہو کہ میری بیوی نے یہ کچھ کیا تھا یا بعض اوقات بیویاں خاوند پہ الزام لگا دیتی ہیں لیکن (اکثر صورتوں میں بیویوں پر ظلم ہو رہا ہوتا ہے) لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اکثر یہی دیکھنے میں آیا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مرد، عورت کو دھوکا دیتے ہیں۔ لڑکیاں بھی بعض اس زمرے میں شامل ہیں لیکن ان کی نسبت بہت کم ہے۔ اور پھر عہدیدار بھی غلط طور پر مردوں کی طرفداری کی کوشش کرتے ہیں۔ عہدیداروں کو بھی مَیں یہی کہتا ہوں کہ اپنے رویّوں کو بدلیں۔ اللہ نے اگر ان کو خدمت کا موقع دیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ نہ ہو کہ ایسے تقویٰ سے عاری عہدیداروں کے خلاف بھی مجھے تعزیری کارروائی کرنی پڑے۔

مرد کو اللہ تعالیٰ نے قَوّام بنایا ہے، اس میں برداشت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے اعصاب زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر چھوٹی موٹی غلطیاں، کوتاہیاں ہو بھی جاتی ہیں تو ان کو معاف کرنا چاہئے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں ایک صحابی کی اپنی بیوی سے سختی کی باتوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ جو صحابہ پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات پر اس قدر رنج اور غصہ تھا کہ ہم نے کبھی ایسی حالت میں آپ کو نہیں دیکھا۔ ایک اور صحابی اس مجلس میں بیٹھے تھے جو اپنی بیوی سے اسی طرح سختی سے پیش آیا کرتے تھے، ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ حالت دیکھ کر اس مجلس سے اٹھے، بازار گئے، بیوی کے لئے کچھ تحفے تحائف لئے اور گھر جا کر اپنی بیوی کے سامنے رکھے اور بڑے پیار سے اس سے باتیں کرنے لگے۔ بیوی حیران پریشان تھی کہ آج ان کو ہو کیا گیا ہے۔ یہ کایا کس طرح پلٹ گئی، اس طرح نرمی سے باتیں کر رہے ہیں۔ آخر ہمت کر کے پوچھ ہی لیا، پہلے تو جرأت نہیں پڑتی تھی۔ کہنے لگے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیویوں پر سختی کرنے کی وجہ سے بہت غصے کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس سے پہلے کہ میری شکایت ہو مَیں اپنی حالت بدلتا ہوں۔

تو دیکھیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نمونہ بنیں۔ ان صحابی نے فوراً توبہ کی اور نمونہ بننے کی کوشش کی۔ آج آپ میں سے اکثریت بھی جو یہاں بیٹھی ہوئی ہے یا کم از کم کافی تعداد میں یہاں لوگ ایسے ہیں جو ان صحابہ کی اولاد میں سے ہیں جنہوں نے بیعت کے بعد نمونہ بننے کی کوشش کی اور بنے۔ آپ بھی اگر اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو یہ نیکیاں اختیار کریں۔ آج عہد کریں کہ ہم نے نیکی کے نمونے قائم کرنے ہیں۔ اپنی بیویوں کے قصور معاف کرنے ہیں۔ اور جو لڑکی والے ہیں زیادتی کرنے والے، وہ عہد کریں کہ لڑکوں کے قصور معاف کرنے ہیں۔ تو ان جھگڑوں کی وجہ سے جو مختلف خاندانوں میں، معاشرے میں جو تلخیاں ہیں وہ دور ہو سکتی ہیں۔ اگر ایسی چیزیں ختم کر دیں اگر ان عائلی جھگڑوں میں، میاں بیوی کے جھگڑوں میں علیحدگی تک بھی نوبت آ گئی ہے تو ابھی سے دعا کرتے ہوئے، اس نیک ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعاؤں پر زور دیتے ہوئے، ان پھٹے دلوں کو جوڑنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرح بعض اور وجوہ کی وجہ سے معاشرے میں تلخیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جھوٹی اناؤں کی وجہ سے جو نفرتیں معاشرے میں پنپ رہی ہیں یا پیدا ہو رہی ہیں ان کو دور کریں۔ ایک دوسرے کی غلطیوں اور زیادتیوں اور کوتاہیوں سے پردہ پوشی کو اختیار کریں۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ان کی برائیاں مشہور کرنے کی بجائے پردہ پوشی کا راستہ اختیار کریں۔ ہر ایک کو اپنی برائیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔ اللہ کا خوف کرنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے یکا و تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روی میں لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے مصائب میں سے ایک مصیبت اس سے کم کر دے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الأدب باب المواخاۃ)

پس اپنے دل میں ہر وقت یہ خیال رکھیں کہ اللہ تعالیٰ جو علیم بھی ہے اور خبیر بھی ہے۔ اس کو سب علم اور خبر ہے کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے۔ اگر اس نے آپ کی برائیوں کو دنیا پر ظاہر کر دیا تو آپ کا کیا حال ہوگا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ ستاری فرمائے تو اس سے زیادہ اور بڑی چیز کیا ہو سکتی ہے۔ انسان گناہگار ہے، غلطی کا پتلا ہے اس سے اگر اللہ تعالیٰ حساب کتاب لینے لگ جائے اور ستاری نہ فرمائے تو کیا رہ جاتا ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

پس آپس میں ایسی محبت پیدا کریں کہ دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں۔ دوسرے کی اس لئے پورا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کا ی اور آپ کی ضرورتیں بھی خدا تعالیٰ پوری فرماتا رہے گا۔ دوسروں کی تکلیف دور کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کی بھی تکلیفیں دور فرمائے گا۔ اور سب سے بڑی بات جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ قیامت کے دن ستاری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس زمرے میں شامل فرمائے جن سے ہمیشہ ستاری اور مغفرت کا سلوک ہوتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق آپ کی خواہش کے مطابق ایسی جماعت بنے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی بھی ہو اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والی بھی ہو۔ آپس میں محبت اور اخوت کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے والی بھی ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو“۔ (اطلاع منسلکہ آسمانی فیصلہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اور یہ ماحول تو یہاں میسر آگیا ہے کہ ان تین دنوں میں دنیاداری سے ہٹ کر خالص اللہ کے ہوتے ہوئے اس کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے، اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی محبت، سب محبتوں پر غالب آجائے۔ اور یہ محبت اس وقت تک غالب نہیں ہو سکتی جب تک دنیا کی محبت ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ اگر نمازیں پڑھ رہے ہیں اور اس طرح جلدی جلدی پڑھ رہے ہیں کہ دنیا کے کام کا حرج نہ ہو جائے تو یہ تو انقطاع نہیں ہے۔ یہ تو دنیا سے تعلق توڑنے والی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیاوی کاموں کو جائز قرار دیتا ہے بلکہ یہ بھی ناشکری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کام کے جو موقعے دیئے ہیں ان سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ لیکن اگر یہ کام، یہ کاروبار، یہ جائیدادیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہیں تو پھر ایسے کام بھی، ایسی ملازمتیں بھی، ایسے کاروبار بھی ایسی جائیدادیں بھی پھینک دینے کے لائق ہیں۔ اگر ملازمتوں میں، کاروباروں میں خدا تعالیٰ کو بھلا کر دھوکے اور فراڈ کئے جا رہے ہیں تو ایسے کاروبار اور ایسی ملازمتوں پر لعنت ہے۔ لیکن اگر یہی کام، یہی کاروبار، یہی جائیدادیں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کا باعث بن رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا باعث بن رہی ہیں تو یہی چیزیں ہیں جو بندے کو خدا تعالیٰ کے سایہ رحمت میں رکھ رہی ہیں اور سایہ رحمت میں رکھنے کے قابل بنا رہی ہیں۔ پس احمدی کی دنیاداری بھی دین کی خاطر ہونی چاہئے۔ پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99 جدید ایڈیشن)

پس ہم میں سے ہر ایک اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سے کہلا سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد اعلیٰ اخلاق بھی اپنائے جائیں۔ دراصل تو اعلیٰ اخلاق بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ہی ایک حصہ ہیں۔ کیونکہ اعلیٰ اخلاق بھی تقویٰ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر اپنی محبت اور اس کے نتیجے میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن برائیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے ان سے مکمل بچنے والے ہوں۔ اپنے دلوں کو کینوں اور بغضوں سے پاک کرنے والے ہوں۔ اپنی ذاتی رنجشوں کو جماعتی رنگ دینے والے نہ ہوں۔ کسی عہدیدار سے ذاتی عناد یا رنجش کی وجہ سے اس عہدیدار کی حکم عدولی کرنے والے نہ ہوں۔ اور اسی طرح عہدیداران بھی اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کے خلاف ایسی کارروائی نہ کریں جس سے ان کے عہدے کا ناجائز استعمال ظاہر ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو موقع دیا ہے کہ وہ جماعتی عہدیدار بنایا گیا ہے اس پر خدا کا شکر کریں، نہ کہ اس وجہ سے گردنیں اکڑ جائیں اور تکبر اور رعونت پیدا ہو جائے۔ جماعتی عہدیداران کو اپنی عبادتوں میں بھی اور اعلیٰ اخلاق میں بھی ایک نمونہ ہونا چاہئے۔ عاجزی اور انکساری کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔ عدل اور انصاف کے بھی تمام تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ پس جہاں ایک عام احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے، صبر سے کام لے، ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ڈالے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق جماعت کا فرد بنے تا کہ دشمن کے ہنسی ٹھٹھا سے بھی بچے۔ کیونکہ جب احمدی اتنے دعووں کے بعد ایسی غلطیاں کرتا ہے تو دشمن کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے، مخالفین کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی غیرت رکھتا ہے ایسی حرکتوں کی وجہ سے وہ احمدی جس نے دشمن کو ہنسی کا موقع دیا اللہ تعالیٰ کے قرب سے گر جاتا ہے۔ تو جب ایک عام احمدی کی ایسی حرکتوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا تو جو عہدیدار ہیں وہ تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں زیادہ ہیں۔ اس لئے ان کو اور زیادہ استغفار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کا اہل بنائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر سکیں۔

اور یہ جلسے کے جو دن ہمیں میسر آئے ہیں ان کو کھیل کود اور گپیں لگانے اور مجلسیں لگانے میں ضائع کرنے کی بجائے دعاؤں اور اپنی اصلاح کی کوشش میں گزاریں۔ جلسے کے تمام پروگرام کسی نہ کسی رنگ میں علم اور روحانیت میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اس سوچ میں نہ رہیں کہ فلاں مقرر اچھی تقریر کرتا ہے اس کی تقریر سننی ہے اور فلاں کی نہیں سننی، بلکہ تمام پروگرام سنیں۔ خواتین بھی اپنی گپوں کی محفلوں کی بجائے ان دنوں کو روحانیت بڑھانے میں صرف کریں کیونکہ ان کی مجلسیں زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ دعاؤں میں وقت گزاریں۔ اپنے لئے، اپنے بچوں کے لئے، جماعت کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائیں کریں۔ اس سے بھی تعلق اور محبت کا رشتہ قائم ہوتا ہے اور بڑھتا ہے۔ جن کے خلاف ایک دوسرے کو شکوے شکایتیں ہیں، ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ دعاؤں کو سننے والا بھی ہے۔ قبول کرنے والا بھی ہے۔ آپ کی نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کی وجہ سے ہو سکتا ہے ان لوگوں میں تبدیلی پیدا ہو جائے اور جن کے خلاف آپ کو شکوے اور شکایتیں ہیں وہ دور ہو جائیں اور ان کی اصلاح ہو جائے۔ اس لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور جب نیکی نیتی سے ہر ایک دوسرے کے لئے دعائیں کر رہا ہوگا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو قبولیت کا درجہ دے گا اور آپ کی اس سوچ کی وجہ سے یقیناً رحمت کی بارش نازل فرمائے گا۔ پس مَیں پھر کہتا ہوں کہ ان دنوں کو عبادتوں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کے قرب کے نمونے بھی قائم کریں اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے بھی قائم کریں۔ اور دشمن کو شماتت کا موقع دینے کی بجائے، ہنسی ٹھٹھا کا موقع دینے کی بجائے اس جلسے کو اپنے اندر پاک تبدیلیوں کا ایک نشان بنا دیں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ وہ مسیح جس نے اس دنیا میں آکر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی تھیں اور پاک نمونے قائم کرنے تھے ہم ہیں جو اس کے مصداق ٹھہرے ہیں اور اب ہم کبھی اپنے اندر سے ان پاک تبدیلیوں کو مرنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الیس اللہ بکاف عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

2001ء میں

ربِّ خاتم الانبیاء کا عالمگیر جلالی نشان اور دیوبندیوں کیلئے تازیانۂ عبرت

از۔ دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ پاکستان

حجۃ الاسلام کی بلند پایہ شخصیت

بانی دارالعلوم دیوبند الامام الکبیر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مہدی دوراں و مسیح الزمان کے ہمعصر اور شہرہ آفاق ربانی عالم تھے جو حضرت اقدس کی ولادت سے دو تین سال قبل ۳۳-۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے اور براہین احمدیہ حصہ اول کی اشاعت کے دوران ۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء کو داغ مفارقت دے گئے۔

(منشور محمدی انسٹی ٹیوٹ گزٹ ۲۴ اپریل ۱۸۸۰ء صفحہ ۴۶۷-۴۶۸)

عارفانہ نظریات

آپ صاحب کشف والہام بزرگ تھے آپ کے قلب مقدس میں اسلام کی حقیقی تصویر جلوہ گر تھی۔ اور آپ کے عارفانہ اور کوثر و تسنیم سے ڈھلے ہوئے نظریات و تصورات کا سرچشمہ قرآن مجید تھا مثلاً

اوّل: آپ نے ڈنکے کی چوٹ اعلان فرمایا کہ خاتم النبیین کے اصل معنی یہ ہیں کہ باقی سب نبی تو امتیوں کے باپ ہیں مگر آپ نبیوں کے بھی باپ ہیں اور آپ کو آخری نبی کہنے والے عوام شان مصطفیٰ سے سراسر عاری ہیں۔

(تحذیر الناس مطبوعہ خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور ۱۳۰۹ھ)

دوم: آپ صلیب پرستوں کے عقیدہ حیات مسیح کے خلاف شمشیر برہنہ تھے چنانچہ آپ نے ایک بار دوران مناظرہ پرشوکت انداز میں فرمایا "خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود کہنا یوں بھی عقل میں نہیں آسکتا کہ وہ کھانے پینے کے محتاج تھے پاخانہ پیشاب مرض اور موت سے مجبور تھے (خدا شناسی صفحہ ۲۲-۲۳ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی)

آپ پوری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ روضہ نبوی ﷺ پر حضرت عیسیٰ کے لئے خالی جگہ کا خیال محض ظن ہے جس کا دارومدار صرف اخبارِ آحاد پر ہے (تذکرۃ الرشید یہ حصہ اول صفحہ ۴۴ از مولوی عاشق الٰہی میرٹھی مکتبہ عاشقیہ قیصر روڈ میرٹھ)

دردمندانہ اپیل

حضرت علامہ نے ان علماء سے جو "خاتم النبیین" مطلب "آخری نبی" لینے پر مصر تھے ناصحانہ اور دردمندانہ اپیل کی کہ "بے وجہ فوارہ کفر نہ بنیں کہ جو سامنے آیا ایک کفر کا چھینٹا جڑا مولویوں کا کام یہ نہیں کہ مسلمان کو کافر بنائیں اُن کا کام یہ نہیں کہ مسلمانوں کو کافر بنائیں اُن کا کام یہ ہے کہ کافروں کو مسلمان کریں اعتبار نہ ہو تو پہلے علماء کے افسانے یاد کرو"۔

(تحذیر الناس صفحہ ۴۲)

الہامی پیشگوئی

اس اپیل کے علاوہ حضرت امام الکبیر نے اپنی کشفی والہامی نور بصیرت سے یہ پیشگوئی فرمائی۔

"جو (امام مہدی علیہ السلام) کا اتباع نہ کرے گا اور امام بیچان کران کی پیروی نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا امام مہدی جو اتباع سنت محمدیہ ﷺ کے تبلیغی مشن پر آئیں گے وہی کچھ فرمائیں گے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد صحیحہ موجود ہیں یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ ان کو اپنے ڈھب کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح سے جو پیغمبر آخر زمان کے انتظار میں تھے ...... امام مہدی علیہ السلام سے برگشتہ ہو جائے (قاسم العلوم صفحہ ۱۰۰ ناشران قرآن لمیٹیڈ اردو بازار لاہور سال طباعت ۱۹۷۴ء)

اپنے امام کبیرؒ سے دیوبندیوں کی بغاوت

افسوس حضرت مولانا قاسمؒ کے وصال مبارک کے بعد آپ کے جانشین دیوبندی اکابر نے آپ کے اسلامی نظریات کو پائے استحقار سے ٹھکراتے ہوئے ان کی دھجیاں بکھیر دیں حضرت مولانا قاسمؒ کے مسلک کے سراسر خلاف "خاتم النبیین" کا مطلب صرف آخری نبی قرار دے کر اس کو کفر و اسلام کا مسئلہ بنا دیا اور اب حیات مسیح کا عقیدہ ترک کرنے کی بجائے عیسائیوں کے ہمنوا بن کر یہ مشرکانہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ "اگر حضرت عیسیٰ کو سطح زمین پر رکھا ہوتا تو دنیا کہتی کہ مقدس ملک کا ایجنٹ ہے اب یہ قصہ بھی پاک ہوگیا آسمان پر ہیں ...... وہ رب تعالیٰ کے ایجنٹ ہیں وہ زندہ ہیں اور قرب قیامت میں آئیں گے"

(روئیداد جلسہ مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ۱۹۶۷ء صفحہ ۸)

ہماں عیسائیاں را از مقال خودمدد دارند
دلیری باپدید آمد پرستاران میت را

(مہدی موعودؑ)

حضرت مولانا محمد قاسمؒ اور حکومت وقت کی پابندی

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ پوری عمر حکومت وقت کے جاں نثار اور وفادار رہے جیسا کہ ان کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نے اپنی کتاب تذکرۃ الرشید میں تفصیل سے لکھا کہ:

"حضرت حجۃ الاسلام کے زمانہ میں لفٹنٹ گورنر کے سیکرٹری مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں تشریف لائے تو حضرت نے اظہار مسرت فرمایا اسی روایت کے مطابق ۶ جنوری ۱۹۰۵ء کو سر جیمس لاٹوس دیوبند میں آئے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا اور ان کی خدمت میں عقیدت مندانہ جذبات کے ساتھ یہ ایڈریس پیش کیا گیا کہ "یہاں کے تعلیم یافتہ مذہب کے نہایت پابند بلکہ ہادی اور پیشوا ہونے کے اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت میں ایسے ثابت قدم ہوتے ہیں کہ آج تک کسی پولیٹیکل معاملہ میں بھی جو خلاف منشاء گورنمنٹ پائی جاتی ہو شریک نہیں سنے گئے"۔

نیز عرض کیا کہ "یہ خلاصہ احوال مدرسہ کا ہے جو عرض کیا گیا لیکن یہ جو کچھ مدرسہ نے ترقی کی یا آئندہ کرے ہماری مہربان اور عدل گستر گورنمنٹ کے طفیل ہے اسی طرح ۱۹۱۵ء میں اہل دیوبند کی طرف سے ایک اور انگریزی افسر کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے صاف اعتراف کیا گیا کہ "نہایت ناشکری ہوگی اگر بصدق دل اس کا اعتراف نہ کریں کہ دارالعلوم کی یہ کامیابیاں گورنمنٹ عالیہ اور لوکل حکام کی خاص مہربانیوں کے نتائج و ثمرات ہیں"

(علماء دیوبند کی یادگار تحریریں" جلد دوم صفحہ ۳۸۰-۳۸۲ مرتبہ مولوی محمد اسحاق صاحب ناشر ادارہ تالیفات الشرفیہ ملتان ۱۵ شعبان ۱۴۱۸ھ) افسوس پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد دیوبندی علماء اپنے ذاتی مفاد و مصلحت کی غرض سے بعض غیر مسلم طاقتوں کے آلہ کار بن گئے اور آزادی ملک اور جہاد کے نام پر برصغیر میں قانون شکنی اور دہشت گردی کا بازار گرم کردیا۔

نیز حضرت مولانا قاسمؒ کی خصوصی ہدایات کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال کر ساری قوتیں جماعت احمدیہ کی تکفیر کیلئے وقف کردیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف سب سے پہلا فتویٰ کفر لدھیانہ کے دیوبندی ملاؤں ہی نے دیا جس پر حضرت مہدی دوران کو الہام ہوا کہ "انی معزك لا مانع لما اعطی"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل طبع اوّل ۱۹ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۴)

قتل ارتداد کا خونی عقیدہ

۱۳ اگست ۱۹۲۴ء کو افغانی حکومت نے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو نہایت بے دردی سے سنگسار کردیا جس پر دیوبندی عالم مولوی شبیر عثمانی نے "الشہاب" شائع کیا جس میں قرآنی آیات کی خود ساختہ تاویلات سے اس ظلم عظیم کے لئے جواز پیش کیا اور ثابت کیا کہ ارتداد کی سزا قتل ہے علاوہ ازیں مولوی حبیب اللہ صاحب ناظم دارالعلوم دیوبند نے شاہ افغانستان امان اللہ خاں کو بذریعہ تار خراج تحسین ادا کیا اور لکھا۔ "اعلیٰ حضرت امیر غازی اپنے اس غیر متزلزل اتباع شریعت پر صد ہزار مبارکباد کے مستحق ہیں اور یہی وہ امر ہے جو ہم کو دولت خداداد کی ترقی و استحکام اور ملت افغانیہ کے عروج کی غیبی بشارت سناتا ہے"

(اخبار زمیندار ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء)

غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

قتل مرتد کا یہی خوفناک اور خونی عقیدہ دیوبندی مذہب کا جزو اعظم اور روح رواں بن گیا جس کے بعد اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیانی کانفرنس کے سٹیج پر سید حسین احمد مدنی صاحب اور دوسرے علماء دیوبند نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا مطالبہ کیا پھر قیام پاکستان کے بعد پہلے ممتاز دولتانہ بعد ازاں ذوالفقار علی بھٹو اور آخر میں ضیاء الحق جیسے فرعون وقت کے سامنے سجدہ ریز ہوئے مگر یہ سب غضب الٰہی کا شکار ہوئے اور ان کے پرخچے اڑ گئے جو حضرت مسیح موعودؑ کا ابدی معجزہ ہے وجہ یہ کہ حضور علیہ السلام نے ۱۲۲ سال قبل اپنے مکتوب ۱۲ جون ۱۸۸۴ء میں انکشاف فرمایا یہ آیت کہ 'وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہوگئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا (مکتوب مورخہ ۱۲ جون ۱۸۸۳ء مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۲۴)

دیوبندی علماء اور تبلیغ اسلام سے غداری

بانی دیوبند کی تاکیدی وصیت تھی کہ علماء کا فرض مسلمانوں کو کافر بنانا نہیں کافروں کو مسلمان بنانا ہے اس کے برعکس دیوبندی مذہب کے اکابر و اصاغر آج تک امت مسلمہ کو فروعی مسائل میں الجھا کر فریضہ تبلیغ اسلام سے برگشتہ ہو چکے ہیں جو اس آسمانی فریضہ سے کھلم کھلا غداری ہے۔

چنانچہ دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع کا بیان ہے۔

"قادیان میں ہر سال ہمارا جلسہ ہوا کرتا تھا اور سیدی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال اسی جلسہ پر تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا ایک صبح نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت مغموم بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت کیسا مزاج ہے؟

کہا، "ہاں ٹھیک ہی ہے۔ میاں مزاج کیا پوچھتے ہو۔ عمر ضائع کردی"

"میں نے عرض کیا حضرت! آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں دین کی اشاعت میں گزری ہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں، مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی؟

فرمایا، میں تمہیں صحیح کہتا ہوں عمر ضائع کردی۔

میں نے عرض کیا۔ حضرت بات کیا ہے؟

فرمایا۔ ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا، ہماری ساری کدوکاوش کا خلاصہ یہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی ترجیح قائم کردیں۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں۔ یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا تقریروں کا اور علمی زندگی کا۔

اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی؟ ابوحنیفہ...... جس چیز کو نہ دنیا میں کہیں نکھرنا ہے نہ برزخ میں نہ محشر میں اسی کے پیچھے پڑ کر ہم نے اپنی عمر ضائع کردی۔ اپنی قوت صرف کردی اور جو صحیح اسلام کی دعوت تھی مجمع علیہ اور سبھی کے مابین جو مسائل متفقہ تھے اور دین کی جو ضروریات سبھی کے نزدیک اہم تھیں جن کی دعوت انبیاء کرام لیکر آئے تھے جن کی دعوت کو عام کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا اور وہ منکرات جن کو مٹانے کی کوشش ہم پر فرض کی گئی تھی، آج یہ دعوت تو نہیں دی جارہی یہ ضروریات دین تو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہورہی ہیں اور اپنے واغیار ان کے چہرے کو مسخ کررہے ہیں اور وہ منکرات جن کو مٹانے میں ہمیں لگا ہونا چاہئے تھا وہ پھیل رہے ہیں۔ گمراہی پھیل رہی ہے الحاد آرہا ہے شرک و بت پرستی چل رہی ہے حرام و حلال کا امتیاز اٹھ رہا ہے لیکن ہم لگے ہوئے ہیں ان فرعی و فروعی بحثوں میں۔"

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا یوں غمگین بیٹھا ہوں اور فسوس کر رہا ہوں کہ عمر ضائع کردی"۔

(ملفوظات مفتی اعظم صفحہ ۳۶۷ تا ۳۶۹ ناشر ادارہ اسلامیات لاہور، کراچی اشاعت ستمبر ۱۹۹۹ء صفحہ ۲۲۳_۲۲۴)

اس بیان کے بعد مفتی محمد شفیع صاحب نے تبلیغی جماعت کا ان الفاظ میں پوسٹ مارٹم کیا ہے "دوسری ہماری غلطی ان اجتہادی مسائل میں اختلاف کی حد ود و حدود توڑ کر تفرق و تشتت اور جنگ و جدال اور ایک دوسرے کے ساتھ تمسخر و استہزا تک پہنچ جاتا ہے جو کہ شریعت وملت میں روا نہیں اور افسوس ہے کہ یہ سب جو خدمت علم دین کے نام پر کیا جاتا ہے اور جب یہ معاملہ ان علماء کے متبعین عوام تک پہنچتا ہے تو وہ اس لڑائی کو ایک جہاد قرار دے کر لڑتے ہیں اور یہ ظاہر ہے جس قوم کا جہاد خود اپنے ہی دست و بازو سے ہونے لگے اس کو کسی غیر کی مدافعت اور کفر و الحاد کے ساتھ جنگ کی فرصت کہاں"(صفحہ ۳۸۰_۳۸۱)

مزید تحریر فرماتے ہیں

"آج کل مولویوں کا نیلام ہوتا ہے مولوی کو جہاں پانچ روپے زیادہ مل جائیں چلے جاتے ہیں ہم پڑھنے پڑھانے کا مقصد ختم کرچکے ہیں تدریس ایک پیشہ بن چکا ہے"(صفحہ ۲۴۷) مفتی صاحب کے اس انکشاف نے دیوبندی علماء کے اصل چہروں سے نقاب الٹ دی ہے کہ ہمارے علماء سوشلسٹ گروہ کو تقویت پہنچا رہے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ "ہم امریکن سامراج کو مٹانا چاہتے ہیں"(صفحہ ۱۳۹) دیوبندیوں کے مفتی اعظم کے بعد اب ان حضرات کے حضرت شیخ الاسلام شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید احمد مدنی" کے جانشین دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات اور استاذ الحدیث حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی کی زبان سے دارالعلوم دیوبند کے تبلیغی ذوق کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے آپ نے ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۴ کو کہا:

اس دُنیا کے اندر جہاں منکرات بڑھ رہے ہیں دن بدن بڑھ رہے ہیں اور کیوں بڑھ رہے ہیں اس لئے کہ جو اہل مدرسہ ہیں مشائخ ہیں علماء ہیں مبلغین ہیں انہوں نے معروف کو معروف اور منکر کو منکر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ مدرسے ۴۷ سے پہلے کتنے تھے آج اُس کے مقابلہ کے اندر پچاس گنا بڑھ گئے ہیں اور مدرسوں میں پڑھنے والے ۴۷ء میں جتنے تھے آج ان سے سو گنا بڑھ گئے۔ دارالعلوم میں ۴۷ء کے اندر سات سو آٹھ سو لڑکے تھے آج ساڑھے تین ہزار لڑکے ہیں اس وقت کا بجٹ مشکل سے دس لاکھ تھا آج کا بجٹ آٹھ کروڑ روپے سالانہ ہے کہاں سے کہاں مدرسے دیکھئے اللہ اکبر آباد میں ماشاء اللہ اور تبلیغی جماعت کو اگر آپ دیکھیں تو اللہ اکبر وہ تو ہزار گنا بڑھ گئی۔ اچھا اب آپ دیکھئے منکرات کتنے بڑھے پچاس سال میں آپ کو لگے گا کہ پچاس ہزار گنا بڑھ گئے۔ آخر کیا بات ہے؟ بات یہ ہے کہ جن لوگوں پر ذمہ داری تھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی انہوں نے اس کو ادا نہیں کیا"۔

(رسالہ "انوار مدینہ" نومبر ۲۰۰۴ صفحہ ۳۴)

مسلماں تو وہ ہیں جو ہیں مسلماں علم باری میں
کروڑوں یوں تو ہیں لکھے ہوئے مردم شماری میں

تبلیغ اسلام کی علمبردار

واحد جماعت احمدیہ ہے

شمس العلماء مولانا شبلی کا مشہور شعر ہے۔

کرتے ہیں مسلمانوں کی تکفیر شب و روز
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

حق یہ ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر مسلمانوں کو کافر بنانے والی جماعتیں کثیر تعداد میں مگر کافروں کو مسلمان بنانے کی خدمت صرف اور صرف جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے جس کا اعتراف دیوبندی اکابر کو بھی ہے چنانچہ مولوی عبیداللہ سندھی مرحوم واضح الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"تبیع اقوام عالم سے چند آدمی ایک خالص دینی اور مذہبی کانفرنس (مؤتمر) منعقد کرنے کی غرض سے ہمارے شہروں کی طرف آئے جو اس بارہ میں بحث کرنا چاہتے تھے کہ انسانیت عامہ (عمومیہ) کے لئے کون سا دین مناسب ہے اور اس مؤتمر کی زبان انگریزی تھی۔ تو میں نے علماء وقت سے سوال کیا کہ ان پر واجب نہیں تھا کہ اس مؤتمر میں کوئی ایسا شخص بھیجتے جو ان لوگوں پر اسلام پیش کرتا؟ تو انہوں (علماء وقت) نے جواب میں کہا کہ ہم کوئی فرض نہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا کہنے وہ تو چل کر تمہارے ملک ہندوستان میں متحدہ ہندوستان کے) میں تمہارے گھروں تک پہنچے ہیں (اور تمہارا یہ جواب؟) تو (علماء وقت) کہنے لگے کہ ہم اُن کی انگریزی زبان نہیں جانتے! میں نے کہا اگر تم اولاد مسلمین کو علم دین کی تعلیم دے کر پہلے اس فریضہ کو ادا کر چکے ہوتے تو وہی آج تمہاری طرف سے وکیل بن کر اسلام پیش کرتے! لیکن ہوا یہ کہ مرزا قادیانی کے پیروکاروں سے ایک شخص اس مؤتمر میں گیا جس نے ان پر اسلام پیش کیا! تو اب مجھے اہل علم حضرات سے سوال کا موقع ملا جس کے جواب میں گویا ہونے یہی کافی ہے۔ میں نے کہا کیا تم قادیانیوں کی تکفیر سے رجوع کرتے ہو؟ لیکن وہ اس کے بعد بھی ان کی تکفیر پر مصر رہے اس پر میں نے کہا کہ تمہاری طرف سے فرض کفائی کیسے ایک کافر انسان ادا کرسکتا ہے۔ ہونہ ہو دو باتوں میں سے ایک کا جاننا ضروری ہے۔ ا۔ یا تو تم قادیانیوں کو کافر نہ کہو تاکہ تم انہیں تبلیغ اسلام میں اپنا وکیل بناسکو۔ ۲۔ یا اہل اسلام کے اُن لوگوں کو جو انگریزی زبان کے ماہر ہیں دینی تعلیم دو۔ لیکن انہوں (علماء وقت) نے نہ یہ بات مانی اور نہ وہ مانی"۔

(الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن از علامہ عبید اللہ سندھی صفحہ ۹۸ تا ۱۰۰) حاشیہ ناشر بیت الحکمۃ (امام ولی اللہ دہلوی، کبیر والا ملتان۔ نومبر ۱۹۷۷)

بابائے صحافت ظفر الملت مولانا ظفر علی خان صاحب نے ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء کو مسجد خیر الدین امرتسر میں تقریر فرمائی کہ:۔

"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے! مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اُس کے اشارے پر اُس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اُس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے"(ایک خوفناک سازش مصنفہ مولوی مظہر علی اظہر)

مفکر احرار جناب چودھری افضل حق صاحب نے اپنی کتاب "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" میں کہا

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں کوئی جماعت تبیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوسکی، ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہوکر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں اشاعتی تڑپ پیدا کرگیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"(صفحہ ۴۳)

دنیائے عرب کا خراج تحسین

مصر کے مشہور اخبار "الفتح" ۲۰ جمادی الاخر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء نے لکھا:

"والذی یسری اعمالهم المدهشة ویتدبرا الامور حق قدرها لا یملک نفسه من الدهشة والاعجاب بجهاد هذه الفرقة القلیلة التی عملت مالم تستطعه مئات الملایین من المسلمین وقد جعلوا جهادهم هذا ونجاحهم اکبر معجزة تدل علی صدق مایزعمون وساعدهم علی ذلک موت غیرهم ممن ینتسب الی الاسلام۔

ترجمہ: جو شخص معاملہ فہم ہو اور اُن لوگوں کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھے وہ یقیناً اس چھوٹی سی جماعت کے جہاد کو دیکھ کر حیران اور انگشت بدنداں رہ جائے گا۔ اس جماعت نے وہ کام کیا ہے جس کو کروڑوں مسلمان نہ کرسکے۔ ان لوگوں نے اپنے جہاد اور کامیابی کو اپنے دعویٰ کی صداقت پر سب سے بڑا معجزہ قرار دیا ہے۔ اُن کے اس بیان کو اُن لوگوں کی موت نے تقویت پہنچائی ہے جو اُن کے علاوہ اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

اور عراق کے مسلمان لیڈر اور السلام البغدادیہ کے ایڈیٹر الحاج علامہ عبد الوہاب عسکری اپنی کتاب مشاهداتی تحت سمآء الشرق" میں احمدیوں کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:

"وخدماتهم للدین الاسلامی من وجهة التبشیر فی جمیع الاقطار کثیرة وان لهم دوائر منتظمة یدیرها اساتذة وعلمآء...... وهم یجتهدون بکل الوسائل الممکنة لا علاء کلمة الدین ومن اعمالهم الجبارة الفروع التبشیریة والمساجد التی اسسوها فی مدن امریکا وافریقیا واوربا فهی السنة ناطقة مما قاموا ویقومون به من خدمات ولا شک ان للاسلام مستقبل باهر علی یدهم"۔

ترجمہ: دین اسلام کے لئے اُن کی تبلیغی خدمات بہت زیادہ ہیں اور اُن کے ہاں بہت سے انتظامی شعبے ہیں جنہیں بڑے بڑے ماہرین اور علماء دین چلاتے ہیں اور وہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے تمام ممکن ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے کوشاں ہیں اور ان کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کام امریکہ افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں تبلیغی مراکز اور مساجد کا قیام ہے اور یہ مراکز و مساجد کی ان عظیم خدمات کی منہ بولتی تصویر ہیں جو وہ پہلے اور اب بجالا رہے ہیں اور اس امر میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اُن کے ہاتھوں اسلام کا ایک تابناک مستقبل مقدر ہو چکا ہے۔

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خوں کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ
ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی رُوحِ ایمانی تو دیکھ

(باقی)

بھوبنیشور بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

بھوبنیشور (اڑیسہ) کا ۲۱واں سالانہ بک فیئر ۲۔۱۳ مارچ کو Cpetal گراؤنڈ میں لگا۔ جسمیں ۳۵۴ تاجران کتب نے مختلف زبانوں میں اپنی شائع شدہ تصانیف اور اخبارات ورسائل کے ساتھ حصہ لیا۔ جماعت احمدیہ نے بھی ایک خوبصورت سٹال لگایا جسمیں دیگر کتب ولٹریچر کے علاوہ ۱۵ سے زائد زبانوں میں تراجم قرآن مجید بھی رکھے گئے اس بک فیئر میں ۵ لاکھ سے زائد لوگ آئے۔ حکومت کے کئی وزیر، بالا افسران، اور گورنر اڑیسہ بھی ہمارے سٹال پر آئے۔ جناب گورنر صاحب کی خدمت میں خاکسار نے اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ مختلف مذاہب کے لوگوں نے شوق سے کتب خریدیں اور معلومات حاصل کیں۔ ایک ہزار سے زائد لٹریچر تقسیم کیا۔ ہمارے بک سٹال کی تصاویر کئی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ خدام انصار نے بڑے شوق سے سٹال پر ڈیوٹیاں دیں۔ مکرم امیر صاحب، مکرم زعیم صاحب انصار اللہ، مکرم قائد صاحب نے خصوصی تعاون دیا۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

واقفین نو بچوں کا خصوصی اجلاس

مسجد احمدیہ بنگلور میں واقفین نو بچوں اور والدین کا خصوصی اجلاس ۱۷/اپریل کو ہوا۔ جسکی صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی نے کی۔ مہمان خصوصی مکرم شیراز احمد صاحب نائب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت تھے۔ آپ نے نہایت عمدہ رنگ میں خطاب کیا۔ مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو کرناٹک نے تعارفی تقریر کی۔ خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

چنئی بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

۱۰ روزہ چنئی بک فیئر ماہ مارچ میں شہر کے وسط میں لائنز چیٹر میرم (تامل ناڈو) کی طرف سے منعقد ہوا۔ یہاں ایک مشہور مندر اور انا مالئی یونی ورسٹی بھی ہے۔ بک فیئر میں ۵۰ بک سیلرز اور پبلشرز نے حصہ لیا۔ ہمارے سٹال پر مختلف تراجم قرآن کریم کے علاوہ دیگر اسلامی لٹریچر رکھا گیا تھا۔ بک فیئر میں آنے والے ہزاروں افراد بالخصوص طلباء، ہمارے سٹال پر بھی آئے جنہوں نے کتب خریدیں اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔ اسی طرح اشتہارات تقسیم کر کے تبلیغ کی گئی۔ احباب جماعت نے بذوق وشوق بک سٹال میں ڈیوٹیاں دیں۔

(ایم خالد احمد سیکرٹری نشر واشاعت چنئی)

منجیری میں دوروزہ تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ منجیری نے ۲۹۔۳۰/اپریل کو منجیری شہر میں تبلیغی جلسہ کیا۔ پہلے دن مکرم پی پی حسن کویا صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ایچ شمس الدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ، نے تقریر کی۔

دوسرے روز مکرم ایچ شمس الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی حاضرین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ (ٹی کے امیر علی سیکرٹری اصلاح وارشاد منجیری)

جلسہ یوم خلافت

قادیان:: ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم خوانی کے بعد مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، نے بعنوان ''اسلام میں خلافت کا پس منظر اور قیام'' مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے بعنوان ''نبوت وخلافت کے بارہ میں غیر مبائعین کا موقف اور اسکا انجام'' عالمانہ تقریر فرمائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(رشید الدین پاشا صدر عمومی قادیان)

جماعت احمدیہ سرسوالہ :: جماعت احمدیہ سرسوالہ سرکل لدھیانہ (پنجاب) نے ۲۳ مئی کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم بابو خان صاحب منعقد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے بعنوان ''برکات خلافت اور قرآن کریم کی تعلیم'' تقریر کی۔ جلسہ میں زیادہ حاضری سکھ بھائیوں کی تھی۔ دعا کے بعد مکرم اوتار خان اور ترسیم خان صاحب کی جانب سے میٹھے چاول اور چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ آخر میں مجلس سوال وجواب بھی ہوئی جلسہ میں ۸۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ سب پر جلسے کا اچھا اثر ہوا۔

(چوہدری ارشاد احمد خادم سلسلہ احمدیہ تی کے)

جھجال ضلع امرتسر میں سنت بابا درشن سنگھ جی کی طرف سے کئے گئے جلسہ میں جماعت کے نمائندہ کی تقریر

مورخہ 31.5.05 کو جھجال ضلع امرتسر میں بابا درشن سنگھ جی کی طرف سے ایک **جلسہ کیا گیا۔ جسمیں** دور دراز دیہاتوں سے ہزاروں کی تعداد میں سکھ احباب آئے ہوئے تھے موصوف کی طرف سے **جماعت احمدیہ کو بھی شرکت** کی دعوت دی گئی چنانچہ گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم **محمد نسیم خان** صاحب **ناظر امور** عامہ اور جا سارے وفد نے سٹیج میں شمولیت کی۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے تقریر کی موصوف نے تشہد وتعوذ اور قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد بعض شلوک گرنتھ صاحب سے پڑھ کر سنائے اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور حقوق اللہ اور حقوق العباد پر روشنی ڈالی۔

اس موقعہ پر حاضرین کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ محترم سنت بابا درشن سنگھ جی کے جلسہ کے سٹیج سیکرٹری نے جماعت احمدیہ سے پیار اور عقیدت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ سنت موصوف جی کے ساتھ ہم نے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قادیان میں دیکھا انہوں نے جماعت احمدیہ کے انتظام اور جماعت کے اخلاص کی تعریف کی۔ آخر میں محترم گیانی تنویر احمد صاحب کو سروپے سے سنمانت کیا اور جماعت کے وفد کی شمولیت کا شکریہ ادا کیا۔ محترم گیانی صاحب کی تقریر کے بعد اکثر سکھ احباب موصوف گیانی صاحب سے ملنے کے لئے آئے اور کہا کہ ہم نے پہلی بار بہت اچھی باتیں ایک مسلمان سے سنی ہیں ہمیں اس تقریر کی کیسٹ دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نیک فطرت انسانوں کی سیرابی کے سامان پیدا کرے اور ان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت روز روشن کی طرح آشکار کرے۔ (دلاور خان قادیان)

جلسہ پیشوایان مذاہب میں احمدی نمائندہ کی تقریر

بمقام اورین (بہار) ۱۶ مئی کو جلسہ پیشوایان مذاہب ہوا۔ جسکے منتظم نے خاکسار کو ایک گھنٹہ تقریر کا موقعہ دیا۔ خاکسار نے بعنوان ''قیام انسانیت'' تقریر کی جسمیں اسلامی تعلیم کے علاوہ ویدک تعلیم اور حضرت رام چندر اور کرشنؑ کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا منتظم سٹیج نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس دس روزہ سمیلن کا مقصد آج جماعت احمدیہ کے مقرر کی تقریر سے پورا ہوا ہے۔ انہوں نے جو اسلام او ویدک تعلیمات کو بیان کیا ہے اسکے بغیر قیام امن وانسانیت نہیں ہوسکتا ایسے پروگرام صرف بہار میں ہی نہیں بلکہ سارے ملک میں کئے جائیں۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مکرم سید منور احمد صاحب صدر جماعت اورین نے بھرپور تعاون دیا۔

اسی طرح خاکسار نے جماعت احمدیہ مونگھیر کی طرف سے منعقدہ جلسہ سیرت النبی ﷺ میں بھی تقریر کی احمدیوں کے علاوہ مونگھیر کے غیر احمدی احباب نے شرکت کی (سید آفتاب احمد نیر سرکل انچارج پورنیہ بہار)

اعلان نکاح

مورخہ 23.1.05 کو مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں میری بچی عزیزہ مبارکہ نسرین کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ ابن مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی ساکن یادگیر بعوض مبلغ 12116 روپے مہر پر کیا رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر پچاس روپے۔ (محمود احمد بابو چنتہ کنٹہ)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جماعت احمدیہ زمبابوے کا جلسہ سالانہ

(رپورٹ خواجہ مظفر احمد۔ مبلغ زمبابوے)

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ زمبابوے کو مورخہ 17 اپریل 2005ء کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک

جلسہ کا پروگرام ایک ماہ قبل تیار کر کے سب مقررین کو دیا گیا چنانچہ سب نے بہت اچھی تیاری کی اور اعلیٰ معیار کی تقاریر سننے میں آئیں۔ تقاریر کے عناوین درج ذیل تھے۔ تاریخ جلسہ سالانہ، سیرت النبی ﷺ، تعارف جماعت احمدیہ، عقائد، نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، نظام وصیت اور مالی قربانی، نماز کی اہمیت، "جہاد" اسلامی نقطہ نگاہ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور سوال وجواب کی مجلس۔ لیکن ان سب خطابات میں سب سے اہم بات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دو صفحات پر مشتمل پیغام تھا جو ایک روز قبل بذریعہ فیکس موصول ہوا۔ جو جلسے کے آغاز میں ہی اردو، انگریزی اور پھر مقامی زبان Shona میں پڑھ کر سنایا گیا۔ الحمد للہ جلسے میں 5 جماعتوں سے 104 افراد نے شمولیت کی۔ 8 غیر از جماعت احباب تشریف لائے۔ شام پانچ بجے جلسہ کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال پہلے سے بڑھ کر ترقی عطا فرمائے اور ہزاروں افراد اس جلسے میں شامل ہوں اور ہم اس جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

✿✿✿✿✿

جماعت احمدیہ برما کے زیر اہتمام بک فیئر میں

البشریٰ بکسٹال کا کامیاب انعقاد

(محمد سالک۔ مبلغ سلسلہ برما)

برما حکومت کی طرف سے خاص تقریبات کے موقع پر بک فیئر (Book Fair) کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ 3 دسمبر سے 9 دسمبر 2004ء تک بک فیئر منعقد کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ برما کو بھی ہر سال کی طرح امسال بھی "البشریٰ بکسٹال" لگانے کا موقع ملا۔ مختلف کتب خانے، کتب شائع کرنے والے ادارے تقریباً پچاس کے قریب شو روم اور سیل روم لگاتے ہیں۔

جماعت کی طرف سے بھی ہر سال سٹال لگایا جاتا ہے جو کسی مذہبی جماعت کا واحد بکسٹال ہے۔ اس سٹال میں مختلف زبانوں میں جماعت کا لٹریچر اور خاص طور پر قرآن کریم کے تراجم نمائش کے لئے رکھے جاتے ہیں اور فروخت بھی کئے جاتے ہیں۔ نیز تبلیغ کے لئے بعض پمفلٹس بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس ایک ہفتے کے دوران ہزاروں کی تعداد میں لوگ بکسٹال دیکھنے آتے رہے۔ آنے والوں میں مختلف موضوعات پر جماعت کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا جن میں 'قرآن کریم کی ضرورت'، 'آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت'، 'اسلام امن پسند مذہب ہے'، 'جہاد کی حقیقت'، 'احمدیت کا تعارف' اور 'قربانی کی حقیقت' وغیرہ شامل ہیں۔ اس قسم کے پمفلٹس تقریباً پانچ ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح تقریباً 80 ہزار چٹس کی کتب فروخت بھی کی گئیں۔ ان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا برمی زبان میں ترجمہ بہت زیادہ مقبول رہا۔

البشریٰ بکسٹال ہر سال لگایا جاتا ہے اس وجہ سے لوگ اس سٹال سے واقف ہیں۔ اس میں قرآن مجید کے تراجم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر، MTA کے خوبصورت اشتہار وغیرہ کو دیکھ کر لوگ بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ ﴿الحمدلله رب العالمين. الرحمن الرحيم. ملك يوم الدين. اياك نعبد و اياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ (سورۃ الفاتحہ 7-1)۔

(روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

(ترجمہ): اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ: 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.﴾ (آل عمران 9)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ترجمہ): اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی سلمہ ...... اسعد محمود بانی سلمہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi: 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

معلومات عامہ

خلائی دوربین Spitzer نے سیاروں کے ارتقائی عمل کے مطالعے کا نیا باب کھول دیا ہے

NASA کی خلائی دوربین Spitzer کے ذریعے نئے مشاہدات کے مطابق چٹانوں پر مشتمل ابتدائی مرحلوں کے سیاروں کے درمیان شدید تصادم اور ٹکراؤ سے نئے سیارے وجود میں آتے ہیں۔

ایری زونا یونیورسٹی Tucson کے سائنسداں جارج Rieke نے کئی ستاروں کے اطراف میں گردوغبار کے غیر معمولی طور پر بڑے بادلوں کا مشاہدہ کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ بادل ایسے سیاروں کے ٹکراؤ کا نتیجہ ہیں جو تشکیل کے ابتدائی مراحل میں ہیں۔

Rieke اور ان کے رفقائے کار نے یورپی خلائی دارے کی زیریں سرخ خلائی رصدگاہ Space observatory infrarec اور ناسا، برطانیہ اور ہالینڈ کے مشترکہ زیریں سرخ فلکیاتی سیارچے Infrared Astronomical Satellite میں حاصل ہونے والے اعداد و شمار اور معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے 70 سے زیادہ ستاروں کے ارد گرد طشتری اور پلیٹ کی شکل کے گردوغبار کے بادلوں کا سراغ لگایا ہے جن میں سے ہر ایک تشکیل کے کسی نہ کسی مرحلہ میں ہے۔

خلائی دوربین Spitzer کی حساس زیریں سرخ بصارت نے ان دریافتوں میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے آلات، گردوغبار کے بادلوں کی سیاروں کے ارتقاء کے مختلف مراحل کے دوران حرارت کے مختلف درجوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ سیاروں کی تشکیل کا عمل بہت الجھا ہوا ہے۔ ماہرین فلکیات نے 21 اکتوبر 2004ء کو اعلان کیا کہ سیارے، پہاڑی سلسلوں جیسے بڑے بڑے چٹانوں پر مشتمل غیر متزلزل اجسام کے درمیان طویل عرصے تک شدید ٹکراؤ اور تصادموں سے تشکیل پاتے ہیں۔

NASA کی خلائی دوربین Spitizer کے ذریعے نئے مشاہدات میں بہت سے ستاروں کے اطراف میں حیرت انگیز طور پر گردوغبار کے غیر معمولی بڑے بادل دیکھے گئے ہیں۔ اُس بات کا بہت امکان ہے کہ تشکیل کے ابتدائی مراحل سے گزرنے والے چٹانوں پر مشتمل سیارے جب آپس میں ٹکراتے ہیں تو یہ بادل اچانک شعلے یا روشنی کی صورت میں بھڑک اٹھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ خود زمین کا چاند بھی ایسی ہی اتھل پتھل کے نتیجے میں وجود میں آیا ہو۔ ان نئے نتائج سے پہلے ماہرین فلکیات کا خیال تھا کہ سیارے اس سے کم تر انتشار اور بد نظمی کے حالات میں وجود میں آئے ہیں۔

ایری زونا یونیورسٹی Tucson کے ڈاکٹر جارج Rieke جو اس نظریئے کے اولین خالق اور سائنسدان ہیں کہتے ہیں کہ ”وہاں بہت گڑبڑ اور بد نظمی ہے“ انہوں نے کہا ”ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیارے اپنی تشکیل کا عمل مکمل ہونے سے پہلے غیر مستقل اور غیر یقینی کیفیت کے طویل مراحل سے گزرتے ہیں“۔

ان تصادموں کے نتیجے میں پیدا ہونے والا گردوغبار Spitzer کی طاقتور زیریں سرخ بصارت سے دیکھا گیا ہے۔ جب تشکیل کے ابتدائی مراحل سے سیارے مثلاً زمین اور مریخ کے غیر مستقل حصے ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو خیال ہے کہ یا وہ باہم ضم ہو کر کوئی بڑا استارہ بن جاتے ہیں یا پھر ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں ایسے واقعات کے نتیجے میں پیدا ہونے والا گردوغبار میزبان ستارے کی وجہ سے گرم ہو کر زیریں سرخ (Infrared) میں چمکنے اور تمتمانے لگتا ہے اس وقت اسے Spitizer سے دیکھا جاسکتا ہے۔

ہم اپنے سیاروی نظام کی تشکیل کے بارے میں جو معلومات رکھتے ہیں ماہرین ہمیں اب کی صحیح تصویر دکھاتے ہیں۔ ہمارے چاند پر تصادم سے پڑنے والے گڑھوں کے بارے میں حالیہ جائزوں سے بھی معلوم ہوا ہے کہ نظام شمسی ابتدائی دور میں اضطراری کیفیت میں مبتلا رہا ہے Rieke نے کہا کہ جب سیاروں کی صورت گری کا عمل شروع ہوا تھا اس وقت ہمارا چاند شدید ضربات کا نشانہ بناتھا۔

انتہائی مقبول عام نظریئے کے مطابق غیر مستقبل سیاروں کی تشکیل کم و بیش برفانی جسموں کی طرح عمل میں آتی ہے۔ وہ گاڑھے گردوغبار کے طشتری نما میدان میں چھوٹے چھوٹے گولوں کی صورت میں نوعمر ستاروں کے گرد جمع ہونے لگتے ہیں پھر دوسرے ذرات کے ساتھ چپکنے کے عمل کے دوران وہ بتدریج ایک ڈھیر اور تودے کی شکل اختیار کرتے جاتے ہیں اور بالآخر پہاڑوں کے سائز کے اجسام میں ڈھل جاتے جو مزید ٹکراؤ اور تصادم کے بعد سیارے بن جاتے ہیں۔ قبل ازیں ماہرین فلکیات کا خیال تھا کہ عمدگی سے آگے بڑھتا ہوا عمل لاکھوں سال سے کروڑوں سال کے عرصے میں بلوغت اور مکمل ارتقاء کی منزل حاصل کرلے گا۔ ان کی پیشگوئی کے مطابق گردوغبار کے جن طشتری نما ڈھیروں سے سیارے تشکیل پاتے ہیں وہ اجسام باہم ٹکراؤ اور تصادم کی وجہ سے کبھی کبھار روشنی یا شعلوں کی صورت بھڑک سکتے ہیں۔

Rieke اور ان کے رفقائے کار نے سیاروں کی تشکیل کا زیادہ بدلے ہوئے اور مختلف ماحول میں مشاہدہ کیا ہے۔ انہوں نے Spitzer سے حاصل ہونے والے نئے اعداد و شمار اور معلومات کے علاوہ یورپی خلائی ادارے کی زیریں سرخ خلائی رصدگاہ اور ناسا۔ برطانیہ اور ہالینڈ کے مشترکہ زیریں سرخ فلکیاتی مصنوعی InfraredAstronomical Satellite سے حاصل کردہ سابقہ اعداد و شمار اور معلومات سے بھی استفادہ کیا۔ انہوں نے ایک ہی حجم کے 266 قریبی ستاروں کے اطراف میں گرد کے طشتری نما ڈھیروں کا جائزہ لیا۔ ان کی کمیت سورج سے مقابلے میں لگ بھگ دو سے تین گنا ہے جن کی عمریں بھی مختلف ہیں ان میں 71 ستارے ایسے ہیں جہاں گردوغبار کے طشتری نما ڈھیروں کو زیادہ عمر والے ستاروں میں غائب ہوتا دیکھنے کے بجائے بعض صورتوں میں مختلف صورت حال کا مشاہدہ کیا۔

Rieke نے کہا ہمارا خیال تھا کہ تقریباً دس لاکھ کے کم عمر والے ستاروں پر گردوغبار کے طشتری ڈھیر زیادہ بڑے اور زیادہ چمکدار ہوں گے اور ایک کروڑ سے دس کروڑ برس کے معمر ستاروں کے اطراف میں گردوغبار کے جسیم ڈھیر موجود ہیں۔

یہ تغیر پذیری اس امر کی دلیل ہے کہ سیارے تشکیل دینے والے گردوغبار کے طشتری نما ڈھیروں میر میزبان ستارے کے وجود میں آنے کے کروڑوں سال بعد بھی گرد و غبار ابھرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ Rieke نے کہا کہ ہم ان معمر ستاروں میں جتنی بھاری مقدار میں گردوغبار دیکھ رہے ہیں وہ صرف شدید ٹکراؤ اور تصادموں کے ذریعے ہی جمع ہوسکتا ہے۔

خلائی دوربین Spitzer سے پہلے سیارے تشکیل دینے والے گردوغبار کے محض چند درجن طشتری نما ڈھیر ایسے ستاروں کے گرد دیکھے گئے تھے جن کی عمر چند ملین برس سے زیادہ ہے۔ Spitzer منصوبے کے سائنسدان ڈاکٹر مائیکل ورنر نے کہا کہ Spitzer نے گردوغبار کے طشتری نماز ڈھیروں اور سیاروں کے ارتقائی عمل کے مطالعے کا ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ NASA ہیڈکوارٹرز واشنگٹن میں سائنس مشن ڈائریکٹوریٹ کے یونیفورس ڈویژن کی ڈائرکٹر این Kinney نے کہا کہ ان نئی ولولہ انگیز دریافتوں سے ہمیں سیاروں کی تشکیل کے عمل یعنی اس عمل کے بارے میں نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں جس کے ذریعے ہمارا سیارہ زمین وجود میں آیا اس میں زندگی کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ Spitzer نے کائنات اور زندگی کے اسرار و رموز کی کھوج اور تحقیق کیلئے حقیقتاً NASA کے مشن کی صورت گری کی ہے

NASA نے سائنس مشن ڈائریکٹوریٹ کیلئے خلائی دوربین Spitzer کے متعلق آرٹسٹ کے تصورات اور مزید معلومات ویب سائیٹ http://WWW.Spitzer.caltech.edu پر دستیاب ہیں۔ (بحوالہ الفضل ربوہ 19.3.05)

◈◈◈

بزم عالم میں اپنی شان کے ساتھ
جلوہ گر ہے جماعت احمدیہ

یہ نظم ایک غیر احمدی دوست مکرم محمد اخلاق حسین صاحب واصف عابدی سہارنپوری کی ہے۔ مکرم حمید اللہ افغانی صاحب سابق صدر سہارنپور، زعیم و ناظم انصار اللہ یوپی ان کی یہ نظم ارسال کرتے ہوئے ان کا مختصر تعارف ان الفاظ میں کراتے ہیں: ”1972ء سے آج تک خاکسار کی محترم واصف صاحب سے جماعت کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوتی رہی ہے۔ آخر ایک وقت آیا جب ہفت روزہ بدر اور جماعت کی دوسری کتابوں کا آپ نے سنجیدگی سے مطالعہ شروع کیا۔ آپ کے آٹھ شعری مجموعے ہیں ان میں سے کچھ کتابیں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں بذریعہ خاکسار ارسال کرائی تھیں۔ موصوف اپنی عقیدت کے چند اشعار ہدیۂ قارئین بدر کرتے ہیں“

دیدہ ور ہے جماعت احمدیہ
حقیر ہے جماعت احمدیہ
لوگ کثرت پہ اپنی نازاں ہیں
مختصر ہے جماعت احمدیہ
اس کے بانی غلام احمدؑ ہیں
نامور ہے جماعت احمدیہ
بزم عالم میں اپنی شانؑ کے ساتھ
جلوہ گر ہے جماعت احمدیہ
دین اسلام کی حقیقت میں
اک سپر ہے جماعت احمدیہ
اس کے اک رکن ہیں حمید اللہ
باخبر ہے جماعت احمدیہ
نور قلب و نگاہ کی مالک
کس قدر ہے جماعت احمدیہ
واقعہ یہ ہے حضرت واصف
معتبر ہے جماعت احمدیہ

درخواست دُعا

میری بھابھی حامدہ سجاد بہو سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم مغفور آف رانچی جھارکھنڈ مع اہل و عیال لندن یوکے میں رہائش پذیر ہیں ان کی اور ان کی اولاد اور ان کے داماد عارف ناصر احمد صاحب اور شکیل احمد صاحب جملہ عزیز و اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات مرحومین مغفورین کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے اعانت بدر -/200 (محمد حبیب اللہ ریٹائرٹیچر ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

درس عبرت

پاکستان میں دیوبندی مدرسوں کی تلاشیاں

حکومت لندن کے حالیہ بم دھماکوں کے بعد امریکہ و برطانیہ نے ایک مرتبہ پھر حکومت پاکستان کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے جہادیوں پر شکنجہ کسے چنانچہ پاکستان میں مختلف جگہوں پر چھاپے مار کر جہادیوں کو پکڑا جارہا ہے خاص طور پر دیوبندی مدرسوں کی تلاشیاں لی جارہی ہیں۔ انٹیلی جنس نے پتہ لگایا ہے کہ لندن دھماکوں کے مجرم گزشتہ سالوں میں پاکستان آکر اپنی دیوبندی مدارس میں رکے تھے جانکار حلقوں کے مطابق ان تلاشیوں کے دوران دیوبندی مدارس میں پولیس کی طرف سے سختی کی جارہی ہے۔ مدرسہ کے ذمہ داروں کا کہنا ہے کہ پولیس دوران تلاشی ان سے بے عزتی سے پیش آئی ہے اور بعض دفعہ اذیتناک سلوک کرتی ہے پشاور کے ایسے ہی ایک مدرسہ کے منتظم مولانا رحمت گل نے کہا کہ حکومت پاکستان امریکہ کے اشاروں پر ناچ رہی ہے اور ہمیں تکلیف پہنچارہی ہے۔

حکام نے کالعدم مذہبی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن میں ملک بھر سے 200 سے زائد افراد کو گرفتار کرکیا ہے اور کئی جریدوں کے دفاتر سیل کردیے ہیں جن کے بارہ میں حکام کا کہنا ہے کہ وہ مذہبی منافرت پھیلارہے تھے لاہور پولیس کے سربراہ طارق سلیم اس بات کی تفتیش کر رہے ہیں کہ گرفتار کئے گئے افراد کا تعلق لندن بم دھماکوں سے ہے یا نہیں۔ وفاقی وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ نے کہا کہ وہ ابھی گرفتار ہونے والے افراد کی تعداد نہیں بتاسکتے تاہم اطلاعات کے مطابق کراچی، اسلام آباد، ڈیرہ غازی خان، لاہور، پاکپتن، خوشاب اور فیصل آباد سے کئی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

۱۹ جولائی کو پاکستان کے فوجی سربراہ جنرل پرویز مشرف نے ایک یوتھ کونشن سے خطاب کرتے ہوئے پھر کہا ہے کہ جہادیوں کو اسلام کو بدنام کرنے سے باز آجانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ غربت جہالت اور بے روزگاری کے خلاف جہاد کرتے ہوئے نفرت و دشمنی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کو چھوڑنا ہوگا کسی بھی فرقہ کو کافر اور خارج از اسلام بتانا سخت غلطی ہے۔

مشرف نے حالانکہ پہلے بھی امریکی ایما پر پاکستان کی جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کی تھی لیکن ان میں سے بعض نے اپنے نام بدل کر پھر انتہا پسندانہ سرگرمیاں شروع کردی ہیں۔

یاد رہے کہ پاکستان کے دیوبندی مدرسے خاص طور پر طالبان نواز ہیں اور افغانستان کی موجودہ حکومت کو کافر سمجھتے ہیں وہ پھر سے افغانستان میں طالبان نواز حکومت کے قیام کے منتظر ہیں بقول ان کے طالبان ہی افغانستان میں اسلامی شریعت کا نفاذ کرسکتے ہیں۔

دیوبندی پاکستان میں بھی عرصہ ۵۵ سال سے نفاذ شریعت کی فکر میں ہے اسی کیلئے انہوں نے احمدیوں پر فتویٰ کفر لگا کر اس کام کی شروعات کی تھی لیکن آج جس انجام کو وہ پہنچے ہیں وہ ان کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

کاش یہ لوگ امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر کان دھرتے اور تلوار کے جہاد کے التوا کا جو فتویٰ آپ نے صادر فرمایا تھا اس کو مان لیتے لیکن ان دنوں انہوں نے تمسخر و استہزا کرتے ہوئے آپ کو جہاد کا منکر اور انگریزوں کا پٹھو قرار دیا تھا۔

قدرت کا انتقام دیکھئے کہ وہ حکومت پاکستان جس نے جہاد کے انکار کی وجہ سے اپنے وائٹ پیپر میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور انگریزوں کا پٹھو کہا تھا آج وہ خود انگریزوں کے ہر اشارے پر ناچنے کو مجبور ہے۔

سبحان اللہ دیدہ بینا رکھنے والے کیلئے یہی ایک بات کافی ہے کہ وہ مسیح موعود کی صداقت کو تسلیم کرلے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے تقریباً سو سال قبل اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں تلوار کی جہاد کی ممانعت میں اپنے منظوم کلام میں فرمایا:-

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التواء
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

امریکہ کے لوگوں میں شادی کرنے کی بجائے ایک ساتھ رہنے کی روایت بڑھتی جارہی ہے۔

دنیا کو جمہوریت سماجی قدروں اور عزت و احترام کا سبق دینے والے امریکہ میں سماجی اور خاندانی قدروں کی بدترین صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں کے لوگوں میں شادی کرنے کی بجائے ایک ساتھ رہنے کی روایت بڑھتی جارہی ہے۔ نیوجرسی یونیورسٹی میں شادی طلاق اور بغیر شادی کے ایک ساتھ رہنے جیسے موضوعات پر کی گئی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ امریکہ میں بغیر شادی کے ساتھ رہنے والے جوڑوں کی تعداد میں گزشتہ سال ۵۰ لاکھ سے زائد کا اضافہ ہوا ہے۔ دی سٹیٹ آف آور یونین نامی اس تحقیق کے مصنف ڈیوڈ پوپینو کے مطابق ۱۹۷۰ء میں امریکہ میں جہاں شادی کا فیصد 16.5 تھا وہیں 2004 میں شادی کا فیصد کم ہوکر 39.9 فیصد رہ گیا ہے۔

اس تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چونکہ لوگوں میں شادی کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے طلاق کے معاملے بھی کم ہو رہے ہیں۔ تحقیق کے مطابق 1980ء میں طلاق لینے والے جوڑوں کا 22.6 فیصد تھا جبکہ 2004ء میں یہ کم ہوکر 17.7 فیصد رہ گیا۔ اس میں اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ امریکہ میں بغیر شادی کے پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال غیر شادی شدہ لڑکیوں نے 35 فیصد بچوں کو جنم دیا جو کہ ملک میں بچوں کی کل پیدائش کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ ہے۔

گجرات کے 26 اضلاع میں سے 19 سیلاب سے متاثر

گجرات میں حالیہ سیلاب کے نتیجہ میں زبردست تباہی ہوئی ہے اور بے پاندازہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ ریاست کے 26 اضلاع میں سے 19 اضلاع سیلاب کی زد میں ہیں سب سے زیادہ متاثرہ ضلع بڑودہ ہے۔ جہاں 1362.18 کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ جبکہ جام نگر 997.39 کروڑ۔ سورت میں 915.80 بھڑوچ 555.11 آنند میں 473.06 کروڑ۔ کھیڑا میں 474.52 کروڑ احمد آباد میں 409.69 امریلی 106.61 بلساڑ میں 272.23 کروڑ۔

سریندر نگر میں 184.76 گاندھی نگر میں 170.78۔ بھاؤنگر میں 111.20 کروڑ نوساری میں 101.07 سابر کانٹھا 72.32 کروڑ مہسانہ 80-97 کروڑ۔ جونا گڑھ میں 74-70 راجکوٹ میں 58-77 نرمدا میں 27-32 کروڑ پنچ محل میں 22-40 اور ڈانگ میں 18-32 کا نقصان ہوا۔ دیگر علاقوں میں 1765-23 کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔

معاصرین کی آراء

پنجاب کو نشوں میں جکڑنے کی بجائے آزاد کرنے کی ضرورت ہے

روزنامہ "ہندسماچار" جالندھر مورخہ 17 جولائی 2005 کے اڈیٹوریل میں جناب وجے کمار چوپڑہ "پنجاب اب ایک نیا نوشہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"پنجاب کے مکھیہ منتری کیپٹن امریندر سنگھ نے یہ اعلان کرکے دھماکہ کردیا کہ وہ "انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کے پھیلاؤ کے لئے پنجاب میں 'پب' تہذیب کا کھل کر پھیلاؤ کریں گے۔

یہ اعلان انہوں نے چنڈیگڑھ میں آئی ٹی پیشہ سے وابستہ کاروباریوں اور ماہرین کی دوروزہ کانفرنس میں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ سرکار موہالی کو بنگلور اور حیدرآباد کی طرح آئی ٹی صنعت کے مرکز کے روپ میں ڈیولپ کرے گی اور بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے کیلئے دوسو کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ کاروباریوں کیلئے کشش پیدا کرنے کیلئے صوبہ میں پب قائم کئے جائیں گے۔

پنجاب میں اس وقت شراب بندی نہیں ہے۔ شراب نوشی میں پنجاب کسی سے پیچھے نہیں صوبہ میں ہر سال ٹھیکے بڑھ جاتے ہیں اور باروں کے لائسنس بھی بڑھائے جارہے ہیں۔ پنجاب کا نوجوان پہلے ہی نشے میں ڈوبا ہوا ہے۔ ضرورت آج ان کو نشوں سے بچانے کی ہے نہ کہ پب کھول کر انہیں اور زیادہ نشے میں ڈبونے کی۔

پنجاب اور مرکز میں کانگرس کی حکومت ہے اور کانگرسی نیتا خود کو مہاتما گاندھی کا پیروکار کہتے ہیں جبکہ مہاتما گاندھی نے کہا تھا "مجھے ایک دن کی حکومت مل جائے تو میں سب سے پہلے شراب پر پابندی لگادوں گا"۔

جناب امریندر سنگھ نے بنگلور کے اپنے تجربات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب میں سڑکوں کا سدھار کیا جائے گا۔ لدھیانہ میں ایک جدید رنگ روڈ بنائی جارہی ہے اور پھلور میں ہوائی اڈہ بنانے کی کوشش جاری ہے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے بھول گئے کہ حلف برداری کے بعد ساڑھے تین سالوں میں کئے گئے ایسے وعدوں میں سے کتنے پورے ہوئے ہیں۔

ویسے آئی ٹی صنعت کی ترقی کا اعلان قابل خیر مقدم ہے لیکن صوبہ میں جو حالات ہیں ان سے تو ایسا لگتا ہے کہ شاید پب پہلے کھل جائیں گے اور آئی ٹی اب کھلے ہی نہیں۔"

امریکہ تاراپور ایٹمی پلانٹ کیلئے یورینیم فراہم کرے گا

امریکی صدر جارج بش نے بھارت کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ نہ صرف بھارت پر عائد تمام پابندیاں ختم کردیں گے بلکہ تاراپور ایٹمی پلانٹ کیلئے یورینیم بھی فراہم کرے گا یاد رہے کہ 1974 میں بھارت نے جب ایٹمی دھماکے کئے تھے اسی وقت سے امریکہ نے بھارت پر بعض پابندیاں لگادی تھیں۔ اب جبکہ امریکہ نے بھارت کو ایک ذمہ دار ایٹمی ملک کا درجہ دے دیا ہے تو یہ تمام پابندیاں ہٹادی گئی ہیں۔ ایسا وزیر اعظم مسٹر منموہن سنگھ کے امریکہ دورہ کے دوران ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ	(1)

ہیں اور وہ اخلاق جو اس وقت دنیا سے غائب ہو گئے ہیں ان کو آپ قائم کرتے ہیں اور اللہ کو یہی خلق پسند ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے اخلاق والے کو اللہ ضائع کر دے۔ پس مہمان نوازی بندے کو اللہ کا قرب دلانے اور اس کی رضا دلانے کا باعث بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی مہمان آتا تو گھر میں جو بھی میسر ہوتا مہمان کے سامنے پیش فرما دیتے ایک مرتبہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضور کے پاس کھجور اور روٹی تھی آپ نے فرمایا قریب آجاؤ اور کھاؤ ان کی آنکھ دکھ رہی تھی حضور نے بے تکلفی میں ان سے فرمایا کہ باوجود آنکھ دکھنے کے کھجور کھا رہے ہو انہوں نے بھی از راہ مزاح فرمایا کہ حضور میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو درست ہے۔ آپ آنے والے مہمانوں کو صحابہ میں تقسیم فرما دیا کرتے تھے اور اپنے حصے کے مہمانوں کو گھر لے جایا کرتے تھے چنانچہ آپ ایک مرتبہ بعض مہمانوں کو گھر لے گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حریرہ تیار کیا جو ان مہمانوں نے کھایا پھر فرمایا یہاں گھر پر سوؤ گے یا مسجد میں مہمانوں نے عرض کیا ہم مسجد میں سو جائیں گے چنانچہ آپ نے مسجد میں ان کے سونے کا انتظام کیا۔ پھر صبح جب نماز کیلئے تشریف لائے تو مہمانوں کو بھی نماز کیلئے اٹھایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کے دل نشین واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف عارضی مہمان نوازی نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا بھی ہوا کہ آپ نے بعض مہمان اپنے ہاں لمبے عرصہ کیلئے ٹھہرائے اور ان کے لئے خوراک کا انتظام فرمایا بلکہ کھانے کا انتظام ہی ان کے سپرد کر دیا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ لمبے عرصہ تک آپ کے مہمان بنکر مسجد نبوی میں رہے۔ اور مہمان نوازی کے ساتھ ساتھ آپ کے ارشادات سے بھی فائدہ اٹھاتے رہے۔ آپ کی یہ سنت تھی کہ آپ مہمان کو یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ آپ کی اس کے کھانے پر نظر ہے تا کہ وہ شرمندگی محسوس نہ کرے بلکہ مہمان کے ساتھ آہستہ آہستہ کھاتے رہتے تھے۔ ایک عیسائی شخص آپ کا مہمان ہوا رات کو زیادہ دودھ پی لینے کی وجہ سے اس کا پیٹ خراب ہو گیا او اس نے رضائی میں ہی غلاظت کر دی صبح جب صحابہ نے آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ میرا مہمان تھا میں خود یہ صفائی کروں گا۔ باوجود صحابہ کے منع کرنے کے آپ اپنے ہاتھوں سے صفائی کرتے رہے اتنے میں وہ عیسائی جو اپنی صلیب بھول گیا تھا دوبارہ واپس لینے کیلئے آیا اور حضور کو اپنے ہاتھوں سے صفائی کرتے ہوئے دیکھا اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی یہ حالت تھی کہ باوجود خود بھوکا رہنے کے مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان، مہمان کو گھر کے دروازے تک چھوڑنے کیلئے جائے۔ فرمایا مہمان نوازی بھی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

حضور نے فرمایا اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مہمان نوازی کے ایسے ہی اعلیٰ معیار قائم فرمائے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرا اصول غیر احمدی یا غیر مسلم مہمانوں سے یہ ہے کہ اگر وہ کسی وجہ سے سب و شتم تک بھی پہنچ جائیں تو بھی مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہئے کیونکہ وہ تو ہمارے مریدوں میں داخل نہیں ہیں۔ اگر وہ نرمی سے پیش آتے ہیں تو اسے انکا احسان سمجھنا چاہئے حضور نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر مہمان احمدی ہے تو بیشک اس سے سختی سے پیش آیا جائے بلکہ مہمان کا یکساں اکرام لازمی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہمانوں کی۔ چاہے وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ ذرا سی تکلیف بھی بے چین کر دیتی تھی۔ فرمایا ایک مرتبہ آسام کے کچھ مہمان لنگر خانہ میں اترے لنگر خانہ کے عملے سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر واپس چلے گئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پتہ لگا تو آپ بے چین ہو کر کہ جوتی اور پگڑی بھی سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا ان مہمانوں کے پیچھے پیدل گئے اور نہر کے قریب ان کو روک لیا اور منا کر انہیں واپس لے آئے۔ مہمان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اتنی دور آنے کی وجہ سے شرم سے پانی پانی تھے آپ نے ان کو لنگر خانے پہنچا کر لنگر خانے کے کارکنان کو مہمانوں سے حسن سلوک کی نصیحت فرمائی فرمایا مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے ایک موقعہ پر آپ نے لنگر خانہ کے انچارج کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے مہمان آتے ہیں بعض کو تم جانتے ہو بعض کو نہیں جانتے اس لئے ضروری ہے کہ سب کا واجب احترام کرو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ 1897 یا 1898 میں لاہور سے قادیان آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو مسجد مبارک میں بٹھایا اور فرمایا آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کیلئے کھانا لاتا ہوں۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ کسی خادم کو بھجوائیں گے جو کھانا دے جائے گا تھوڑی دیر میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور علیہ السلام اپنے ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے اٹھا کر لا رہے ہیں فرمایا آپ کھانا کھائیں میں پانی لاتا ہوں۔

بعض دفعہ مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے جب بستر کم ہو جاتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے گھر کے بستر بھی مہمانوں کو دے دیتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کے آخر میں فرمایا اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے بیرونی ممالک کے اکثر مہمان آنے شروع ہو گئے ہیں حضور اقدس نے تمام کارکنان سے اور ان احباب سے جن کے گھروں میں مہمان ٹھہریں گے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی نصیحت فرمائی۔

اللہ سب کو توفیق دے کہ وہ اللہ کی خاطر آنے والے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کر سکیں۔ ۞

بقیہ صفحہ:	15

میں آ کے نکل جاتا ہے۔ جب زمین سے دباؤ کے ساتھ نکلتا ہوا پانی ریت کے ذرّوں کے ساتھ اوپر اٹھتا ہے تو بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اس جگہ کو ایک پکنک ایریا کے طور پر تیار کر دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان چھوٹے چھوٹے ابلتے ہوئے چشموں کو مختلف اطراف سے دیکھا اور حضور نے ان کی تصاویر بھی بنائیں۔

اس کے بعد یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور Banff کی طرف سفر جاری رہا۔ شام ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ Banff پہنچے۔ اس کے ساتھ وینکوور سے کیلگری تک کے 1617 کلومیٹر کے سفر میں سے 1489 کلومیٹر کا سفر مکمل ہوا۔ Banff میں حضور انور ایدہ اللہ کا قیام Royal Canadian Lodge میں تھا۔

10:20 پر حضور انور نے یہاں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور پیدل سفر کے لئے ہوٹل کے بیرونی علاقہ میں Bow River تک تشریف لے گئے۔ قریباً 40 منٹ کی سیر کے بعد واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے آئے۔ (رپورٹ مرسلہ عبد الماجد طاہر)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی وفات مورخہ 6.5.05 کو ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کی عمر 35 سال تھی اور انہوں نے اپنے پیچھے ایک بچی اور دو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں مرحومہ کی نیز والد صاحب کی مغفرت بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد الیاس شیخ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

میری والدہ مرحومہ کا ذکر خیر

میری والدہ محترمہ رحیم النساء صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ 29 مئی 2005ء کو بعمر اسی سال حیدر آباد میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں تابوت بذریعہ ہوائی جہاز دہلی اور وہاں سے بذریعہ کار ۳۱ مئی کو قادیان لایا گیا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر پر دُعا کرائی۔ اعلیٰ اللہ درجاتھا فی جنت النعیم۔

میری والدہ مرحومہ بڑی باہمت اور بہت ملنسار تھیں۔ غربت کے زمانہ میں بڑی محنت سے ہم بھائی بہنوں کی پرورش کی اس دوران کئی جگہ ہجرت بھی کرنی پڑی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کشائش کا زمانہ بھی دکھایا۔

دیہات ہو یا شہر جہاں بھی رہیں؛ دور و نزدیک کے ہمسایہ سے واقفیت اور اُن کے دُکھ سکھ میں شریک ہونے اور ہر حالت میں مہمان نوازی سے خوشی محسوس کرتیں۔

تیرہ بچوں میں سے ہم چھ بھائی اور تین بہنیں زندہ رہیں اور سب کی آگے نسل چلی۔ مرحومہ نے اپنی زندگی میں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں بلکہ ان کی اگلی نسل بھی دیکھی۔ ان کی وفات کے وقت ہم نو بھائی بہنیں اور اولاد در اولاد کل 68 کی تعداد میں ہیں الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ منجھلی بہن عزیزہ امۃ الحفیظ سلمہا اللہ اور اُس کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین سلمہا اور بھائی حمید احمد غوری کو کئی سال تک والدہ محترمہ کی خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

میرے والد بزرگوار مکرم محمد امام غوری صاحب مرحوم سات سال قبل وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں آرام یافتہ ہیں اور جب والدہ محترمہ کی تدفین کا وقت آیا تو میرے والد صاحب مرحوم کی قبر کے عین سرہانے ان کو جگہ ملی ہے۔

احباب کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح بہشتی مقبرہ قادیان میں میرے والدین کو ظاہری طور پر اکٹھا کر دیا ہے اسی طرح اپنی رضا کی جنت میں بھی اکٹھا رکھے اور ہمیں ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان کی مقبول دُعاؤں کا فیض ہمارے حق میں جاری رکھے۔ (محمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

محترمہ حمیرہ نورین صاحبہ بنت محترم محمد اظہر احمد صاحب ساکن جڑچرلہ کا نکاح محترم انور احمد صاحب ابن محترم بشیر احمد صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ آندھرا پردیش کے ساتھ مبلغ 30000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد انور احمد صاحب انسپکٹر وصایا قادیان نے اقبال گارڈن بنڈلہ گوڑہ حیدرآباد میں مورخہ 24.4.05 کو پڑھا اسی روز بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے باعث خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (انور احمد حیدر آباد)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں
اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15644 میں شاہینہ سعید گیسلر زوجہ سعید احمد گیسلر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک لاکھ روپے۔ ۲۔ زیورات طلائی ایک بار ایک جوڑی کانٹے 23 کیرٹ 31.360 گرام 19725 تین انگوٹھیاں 23 کیرٹ وزن 11.310 گرام 7070 چار کوکے 22 کیرٹ 1.200 گرام 730 روپے کالی پوت کا چھا 22 کیرٹ 10 گرام 33625 روپے۔ کل وزن 54.070 قیمت -/33625 زیور نقرئی دو سیٹ 198.500 گرام قیمت -/1690 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3000 روپے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ   الامۃ شاہینہ سعید گیسلر   گواہ شد سعید احمد گیسلر

وصیت نمبر 15645 میں امۃ الحفیظ جمیلہ بنت صوفی غلام محمد صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر --- سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.9.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی۔ کڑے ہاتھ کے ۱۰ عدد 22 کیرٹ وزن 95.230 گرام، ایک عدد چین 22 کیرٹ 12.830 گرام 2 انگوٹھیاں 23 کیرٹ 4.740 گرام ایک انگوٹھی 22 کیرٹ 3.040 گرام، کان کی بالیاں 3 جوڑی 23 کیرٹ 45.210 گرام کل وزن 161.050 گرام۔ قیمت اندازاً -/96000 روپے۔ ایک عدد مکان معہ زمین 8 مرلے نزد احمدیہ گراؤنڈ خسرہ نمبر 24/2/2/3۔24/2/2/6۔24/2/2 جسکی مالیت اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے ہوگی۔ خلع کی بناء پر حق مہر وصول نہ ہو سکا۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اکتوبر ۲۰۰۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد   الامۃ امۃ الحفیظ جمیلہ   گواہ شد رفیع احمد گجراتی

وصیت نمبر 15646 میں صفیہ بیگم بنت ابوبکر زوجہ شاہ جہاں علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 12000 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ فی الحال نہیں ہے۔ بذریعہ رسید نمبر 74/12660 مورخہ 3.1.05 حصہ حق مہر ایک ہزار دو صد روپے صرف مقامی جماعت میں ادا کر کے رسید حاصل کرلی ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسمٰعیل   الامۃ صفیہ بیگم   گواہ شد شاہ جہاں علی

وصیت نمبر 15647 میں آمنہ زوجہ غلام احمد اسمٰعیل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوڈیاتھور ڈاکخانہ کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/1/05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 6500 روپے۔ 10 سینٹ زمین 40,000 روپے۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد غلام احمد اسماعیل   الامۃ آمنہ   گواہ شد صفیہ بیگم

وصیت نمبر 15648 میں ٹی صفیہ زوجہ ٹی کے امیر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسارہ کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے طلائی ہار 10 گرام موجودہ قیمت -/5720 طلائی ہار 0880 گرام -/4576 ایک عدد بالیاں -/4576 ایک عدد انگوٹھی 1 گرام 572 روپے کنگن 4 گرام 2288 روپے۔ حق مہر -/2000 کل میزان -/19732 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے امیر علی   الامۃ ٹی صفیہ   گواہ شد ایچ شمس الدین

وصیت نمبر 15649 میں امینہ عطاء اللہ زوجہ محمد عطاء اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن ترپ بازار ڈاکخانہ جی پی او ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ رقم مہر بذمہ شوہر مبلغ 7000 روپے۔ ایک سونے کی چین وزن ۱۲ گرام ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت 7200 روپے۔ ایک سونے کی انگوٹھی وزن ۶ گرام ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت 3600 روپے۔ چاندی کی چین مع پازیب وزن ۱۲ تولہ اندازاً قیمت 960 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عبداللہ   الامۃ امینہ عطاء اللہ   گواہ شد احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر 15650 میں محمد عطاء اللہ ولد محمد عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن 4-1-526/A جی پی او ین ڈاکخانہ جی پی او ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 4-12-04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا فلیٹ جس میں قیام پذیر ہوں میری والدہ نے میری دونوں لڑکیوں مسماۃ عطیہ النسل نایاب اور بشریٰ ناہید کے نام کیا تھا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا کوئی روزگار نہیں ہے اور نہ ہی کوئی وظیفہ ملتا ہے۔ میرے والد کے وظیفہ پر ہی ہمارا گزارہ ہے۔ میں اب کسی روزگار کی تلاش میں ایل ایل بی کی تعلیم حاصل کررہا ہوں۔ سلطان العلوم کالج میں زیر تعلیم ہوں۔ انشاء اللہ مستقبل میں جو بھی آمدنی ہوگی اس کا 1/10 حصہ میں ضرور بہ ضرور وصیت میں ادا کرتا رہوں گا۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش سالانہ 30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مسعود احمد   العبد محمد عبداللہ   گواہ شد احمد عبدالحکیم

وصیت نمبر 15651 میں ساجدہ تنویر الدین زوجہ خالد احمد الہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن فلک نما حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رقم مہر بذمہ شوہر -/75000 روپے۔ سونے کے زیورات کل وزن 58.125 گرام اندازاً قیمت -/35000 روپے۔ چوڑیاں 2 عدد وزن 20.00 گرام 22 کیرٹ۔ انگوٹھی ایک عدد 1.375 گرام 9 کیرٹ۔ انگوٹھیاں 3 عدد 7.725 گرام 22 کیرٹ۔ چین ایک عدد 5.900 گرام 22 کیرٹ۔ لاکٹ ٹوپ ایک عدد 3.300 گرام 22 کیرٹ۔ ابررنگ ایک جوڑا 3.425 گرام 22 کیرٹ۔ جھمکا ایک جوڑا 16.400 گرام 22 کیرٹ ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد احمد عبدالحلیم   الامۃ ساجدہ تنویر الہ دین   گواہ شد خالد احمد الہ دین

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیز رؤوف احمد خالد سلمہ اللہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ 7.4.05 کو عمل میں آئی۔ بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ نے مسجد مبارک میں دعا کرائی۔ عزیز موصوف کا نکاح مورخہ 18.8.02 کو عزیزہ ذنوبیہ احمد سلمھا دختر برادرم چوہدری مبشر احمد صاحب آف لندن کے ہمراہ مسجد فضل لندن میں ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی تھی، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے بعوض پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھایا۔ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر جہت سے دونوں خاندانوں کیلئے باعثِ برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (شبیر احمد ناصر قادیان)

بقیہ صفحہ: 2

مخلص اور خوش مزاج ہیں دوسروں کو بیمار پرسی کا موقع دیئے بغیر فضا کو پہلے ہی گلزار بنا دیتے ہیں تا کہ آنے والوں کو ان کی بیماری کی طرف توجہ ہی پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں بقیہ زندگی بس جماعت کی کتب کے ملیالی زبان میں تراجم کی خدمت میں گزارنا چاہتا ہوں ان دنوں وہ بدر کے اداریوں کا ملیالم ترجمہ کر رہے ہیں جو آزادی ہند اور جماعت احمدیہ کے عنوان سے شائع ہو چکے ہیں۔

ایک خاص بات کیرلہ کے دورہ کے دوران جس سے میں بیحد متاثر ہوا یہ بھی دیکھی کہ وہاں سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ملیالی ترجمہ فوری اگلے جمعہ سے پہلے تمام جماعتوں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ خطبہ جمعہ اگلے جمعہ میں تمام مساجد میں سنا دیا جاتا ہے اس کیلئے وہاں کی انتظامیہ مبلغین کرام خاص طور پر مکرم مولانا محمد اسماعیل الپی صاحب شکریہ کے مستحق ہیں جو بہت محنت سے ترجمہ اور اسکی طباعت کا کام سرانجام دیتے ہیں چنانچہ ہم نے کینانور کی مسجد میں ۳ رجون کے جمعہ کا ملیالی ترجمہ ۱۰ رجون کو سنا اگرچہ ہمیں سمجھ تو کچھ نہ آئی لیکن اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر بیحد شکر گزار ہوئے کہ کس طرح مخلصین اپنے امام کے ارشادات کیلئے بیتاب رہتے ہیں اور کان لگا کر اور نہایت توجہ سے سنتے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس دورہ کے دوران مکرم پی پی ناصر الدین صاحب مکرم سجد پڑیات صاحب مکرم یو منصور احمد صاحب مکرم سلیم صاحب مکرم جمیل صاحب مکرم ٹی احمد سعید صاحب مکرم سی کے عبدالغفور صاحب مکرم پی پی حسن کویا صاحب مکرم ایم کے عبدالعزیز صاحب کا بہت بہت تعاون رہا۔ اور مکرم یو منصور صاحب تو ہمیں کنیا کماری تک چھوڑنے بھی آئے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ: حضور انور کا دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 16

اس کے بعد حضور انور خواتین کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں خواتین بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئی تھیں۔ جب حضور انور خواتین کی مارکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے بلند آواز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جہاں ابھی کھانا پک رہا تھا۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد مجلس عاملہ جماعت احمدیہ وینکوور، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ وینکوور، مجلس انصار اللہ وینکوور نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ وینکوور نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس سے باہر اس سڑک پر سیر کے لئے تشریف لے گئے جو Frazer River کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کی اس سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور دوبارہ لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے فرمایا کہ اب تو کھانا پک چکا ہوگا۔ آلو گوشت پکا ہوا تھا حضور انور نے ایک دو لقمے لئے اور پسند فرمایا۔

سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور کے قافلہ کی گاڑیوں کو ڈرائیو کرنے والے خدام اور خدام کی سیکورٹی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

کیلگری کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق وینکوور سے بطرف کیلگری روانگی تھی۔ وینکوور سے کیلگری کا فاصلہ 1617 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں Kamloop، Jasper اور Banff کے مقامات پر رات قیام کر کے اور ان علاقوں میں خوبصورت مقامات اور قدرتی مناظر دیکھتے ہوئے کیلگری پہنچنے کا پروگرام تھا۔

حضور انور اس سفر پر روانگی کے لئے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے جہاں احباب جماعت وینکوور اور امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد وینکوور سے Kamloop کی طرف روانگی ہوئی۔ وینکوور سے Kamloop کا فاصلہ 527 کلومیٹر ہے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور Bridal Veil Falls پہنچے جو سڑک کے کنارے ایک خوبصورت سیرگاہ ہے اور پارکنگ ایریا سے دس پندرہ منٹ کے پیدل فاصلہ پر ایک خوبصورت آبشار ہے۔ حضور انور اس آبشار پر تشریف لے گئے اور اس آبشار کے پانی میں سے چلو بھر کر پیا اور اس کی ٹھنڈک اور مٹھاس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ یہ آبشار بلندی پر ہے اور مسلسل چڑھائی ہے۔ آبشار تک پہنچتے ہوئے سانس چڑھ جاتا ہے۔ اسکے پیش نظر حضور انور نے وفد کے اُن ممبران کو جو آبشار تک پہنچے تھے یہ ہدایت فرمائی کہ دو دو گھونٹ پانی پی لیں۔

اس کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور آگے سفر جاری رہا۔ یہ سارا علاقہ بہت ہی خوبصورت اور قدرتی مناظر پر مشتمل ہے۔ سڑک کے دونوں طرف نہ ختم ہونے والے بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان خوبصورت وادیاں ہیں۔ ہر آنے والے موڑ کے بعد نئے مناظر سامنے آتے ہیں۔ جگہ جگہ ان پہاڑوں سے آبشاروں کی شکل میں پانی نیچے گر رہا ہے جو ان وادیوں کے دامن میں بہنے والے دریائے Frazer میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ سارا سفر بہت ہی دلفریب ہے۔ جہاں ان پہاڑوں کے درمیان سڑک کے ایک طرف دریا بہہ رہا ہے وہاں جگہ جگہ جھیلوں کا بھی ایک سلسلہ ہے جو اس سفر کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

اس علاقہ میں ایک جگہ کو دریائے فریزر (Frazer) کے گہرے اور تنگ راستہ کی وجہ سے Frazer Canyon Valley کا نام دیا گیا ہے۔ اس Canyon کے ایک مقام پر دریا کا راستہ بہت ہی تنگ ہو جاتا ہے۔ اس جگہ کو "Hell's Gaye" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مشہور مہم جو Mr. Frazer جب اس دریا میں کشتیوں کے ذریعہ سفر کرتا ہوا یہاں سے گزرا تو پانی کے انتہائی تیز بہاؤ اور بڑے بڑے گردابوں کی وجہ سے اس کی کشتیاں چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہونے سے بچیں اور اس نے کہا آئندہ کسی انسان کو اس دریا میں اس علاقہ میں کشتیوں پر سفر نہیں کرنا چاہئے۔

اس علاقہ میں کچھ وقت کے لئے حضور انور رُکے اور پھر آگے روانہ ہوئے۔ Kamloop پہنچنے سے پون گھنٹہ پہلے Cache Creek کے مقام پر حضور انور کچھ دیر کے لئے رُکے۔ اس کے بعد سفر آگے جاری رہا اور رات سوا دس بجے Kamloop پہنچے۔ جہاں ہوٹل میں رات کے قیام کا انتظام مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے کیا تھا۔ حضور انور نے ساڑھے دس بجے ہوٹل کے کانفرنس روم میں (جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا) مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

12 رجون 2005ء بروز اتوار:

صبح چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر Sheraton ہوٹل کے کانفرنس روم میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق Kamloop سے اگلے پڑاؤ Jasper کے لئے روانگی تھی۔ صبح 9:45 پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ Kamloop سے Jasper کا فاصلہ 677 کلومیٹر ہے۔ سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد Revel Stoke کی جگہ پر رُکے اور ایک گھنٹہ کے قریب یہاں قیام فرمایا۔ اس کے بعد ایک بجے یہاں سے آگے Golden شہر کے لئے روانگی ہوئی اور دو گھنٹے کے سفر کے بعد Golden پہنچے۔ اس سفر کے دوران Pacific Standard Time کے علاقہ سے Mountain Time Zone میں داخل ہو چکے تھے اس لئے گھڑیوں پر وقت ایک گھنٹہ آگے کیا گیا۔

Golden کا علاقہ بہت خوبصورت، سرسبز و شاداب اور برف پوش پہاڑوں کے دامن میں ایک وادی کی صورت میں ہے اور اپنے اندر بہت حسین مناظر لئے ہوئے ہے۔ اسی وادی میں ایک جھیل بھی ہے جو اس کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔

یہاں ایک احمدی دوست ملک عرفان خان صاحب جو کہ کیلگری تک اس سفر کے میزبان مکرم لطف الرحمٰن خان صاحب کے بہنوئی ہیں، مقیم ہیں۔ وہ ایک خوبصورت جگہ پر ایک کیمپنگ گراؤنڈ کے مینیجر ہیں۔ انہوں نے اپنی رہائشگاہ پر دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں ساڑھے تین بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور کھانا تناول فرمانے کے بعد کچھ دیر کے لئے پیدل سیر کی۔ ساڑھے چار بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ Jasper تک کا آج کا سارا سفر برف پوش چوٹیوں اور برفانی پہاڑوں کے درمیان تھا۔ ان برفانی پہاڑوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ بہت سے خوبصورت اور مسحور کن مناظر پر مشتمل ہے۔ جگہ جگہ برف کی تہوں کے نیچے سے پانی آبشاروں کی شکل میں گر رہا ہے۔ ان پہاڑوں کے دامن میں خوبصورت وادیاں بھی ہیں۔ اور میل ہا میل تک پھیلی ہوئی جھیلیں بھی ہیں جن میں اُن برف پوش پہاڑوں کی جھلک نظر آتی ہے جو ان جھیلوں کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔ پھر پہاڑوں کے اس سلسلہ میں جگہ جگہ گلیشیئرز بھی موجود ہیں۔ اور ان گلیشیئرز کا بھی ایک لمبا سلسلہ ہے۔ بعض تو اتنے کم وقفہ سے آتے ہیں کہ ابھی ایک پر نظر پڑتی ہے تو ساتھ ہی دوسرا نظر آ جاتا ہے۔ دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تو تیسرا سامنے آ جاتا ہے۔

اس سفر کے دوران حضور انور کچھ دیر کے لئے Athabasca Glacier پر رُکے اور وسیع و عریض رقبہ میں پھیلے ہوئے اس گلیشیئر کی تصاویر بھی بنائیں۔ اس گلیشیئر کے قریب ہی Columbia Icefield Centre ہے جہاں اس علاقہ کے بارہ میں اور اس گلیشیئر کے بارہ میں معلومات دی گئی ہیں۔ حضور انور نے یہ معلومات ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں سے سوا آٹھ بجے روانہ ہو کر رات ساڑھے نو بجے Jasper پہنچے۔ جیسپر میں حضور انور اور قافلہ کے ممبران کا قیام Jasper Park Lodge میں تھا۔ یہ علاقہ بہت خوبصورت اور حسین ہے اور ایک جھیل کے کنارے پر برف پوش پہاڑوں کے دامن میں ہے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے۔ اس طرح آج کے سفر کے بعد وینکوور سے کیلگری جانے کے لئے 1204 کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو چکا تھا۔

13 رجون 2005ء بروز سوموار:

صبح سوا چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر Sheraton پڑھائی۔

11:15 بجے حضور انور Jasper کے جنوب مشرق میں ساڑھے چار ہزار فٹ کی بلندی پر دو بلند قامت پہاڑوں کے درمیان واقع ایک خوبصورت جھیل Maligne Lake دیکھنے تشریف لے گئے۔ بارہ بجے حضور انور جھیل کے اوپر واقع Lake Centre پہنچے جہاں سے ایک بڑی کشتی حضور انور اور وفد کے ممبران کے لئے حاصل کی گئی۔ کشتی میں فرسٹ میٹ Adam نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا کشتی پر خیر مقدم کیا اور ایک گھنٹہ کی سیر کے دوران اس جھیل، نواحی برف پوش پہاڑوں کے بارہ میں اور اس علاقہ کے موسم کے متعلق تفصیلی معلومات حضور انور کو بہم پہنچائیں۔ حضور انور نے ان تفصیلات میں بہت دلچسپی لی اور اس جھیل اور علاقہ کے بارہ میں بہت سے امور دریافت فرمائے۔

سرسبز پہاڑوں کے درمیان جن کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہیں یہ جھیل بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس کی لمبائی کئی کلومیٹر ہے لیکن چوڑائی زیادہ نہیں ہے اور یہ 350 فٹ گہری ہے۔ کشتی کے ذریعہ اس جھیل کی سیر کا پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور اپنی قیامگاہ Jasper Park Lodge واپس تشریف لے آئے۔

دو بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ تین بجے یہاں سے اگلے پڑاؤ Banff کے لئے روانگی ہوئی۔ Jasper سے Banff کا فاصلہ 285 کلومیٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں رُک کر Athabasca Falls دیکھی۔ یہ فال Athabasca دریا پر ہے جو کولمبیا آئس فیلڈ سے نکل کر Jasper ٹاؤن سے گزرتا ہے اور Jasper سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک خوبصورت آبشار بناتا ہے۔ اس آبشار کی خاص بات یہ ہے کہ انتہائی تیز پانی کے چٹانوں کو کاٹنے کے عمل سے آبشار کے دونوں طرف نہایت خوبصورت عمودی دیواریں بن گئی ہیں۔ یہ آبشار اپنی نوع میں دوسری آبشاروں سے بالکل مختلف ہے۔ پانی کا پتھروں کو کاٹنے کا عمل صدیوں سے جاری ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف زاویوں سے اس آبشار کو اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی گہری کھائی (Canyon) کو دیکھا اور تصاویر بھی بنائیں۔

اس کے بعد آگے روانگی ہوئی۔ قریباً پون گھنٹہ کے سفر کے بعد ایک مقام Bubbling Spring (ابلتے ہوئے چشموں) پر رُکے۔ اس جگہ پر پہاڑوں کے اندر سے رس کر آنے والا پانی چھوٹے چھوٹے رسنے والے چشموں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ان چشموں کے اوپر ایک تالاب بن گیا ہے اور پھر تالاب سے یہ پانی ایک نالے کی شکل میں

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 Tuesday 26July 2005 Issue No 30

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

خدا تعالیٰ کی عبادت اور مخلوق خدا سے شفقت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کی جاسکتی

ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہی تعلیم اور پیغام پھیلا رہے ہیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو اور یہ ہماری مساجد کی تعمیر کا مقصد ہے

(وینکوور (برٹش کولمبیا۔کینیڈا) میں پہلی احمدیہ مسجد بیت الرحمان کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب)

11/جون 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہائش گاہ کے قریبی لان میں مارکی میں پڑھائی۔ صبح ساڑھے دس بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ وینکوور کے لئے خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ وینکوور میں بلکہ پورے صوبہ برٹش کولمبیا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ جماعت احمدیہ وینکوور کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں اور امریکہ کی مختلف جماعتوں سے چودہ سو سے زائد احباب مرد و خواتین اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے موجود تھے۔ ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں تھا۔

مسجد کا سنگ بنیاد

گیارہ بجے حضور انور اس مارکی میں تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ سٹیج کے بائیں جانب زمین کھود کر سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ تیار کی گئی تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے لئے اُن آیات کا انتخاب کیا گیا تھا جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے تعمیر خانہ کعبہ کے موقع پر کی تھیں۔ تلاوت کے بعد اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان سے منگوائی ہوئی مسجد مبارک کی اینٹ اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ایک اینٹ نصب کی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو مسجد کی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امیر صاحب کینیڈا، ایڈیشنل وکیل التبشیر، پرائیویٹ سیکرٹری، نائب امیر اول کینیڈا، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر جماعت وینکوور، مبلغ سلسلہ وینکوور، محمد طارق اسلام صاحب سابق مبلغ وینکوور حال آٹوا۔ اس کے بعد مکرم لطف الرحمان خان صاحب (جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ اٹھانے کا وعدہ کیا ہے) نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر دو واقفین نو عزیزم فیروز احمد ابن نسیم احمد بندل اور عزیزہ عمارہ سحر بنت محمد ادریس صاحب نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدہٗ حضور انور نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں بہت سے غیر مسلم معززین نے بھی شرکت کی جن میں سے درج ذیل مہمانوں نے وقت کی مناسبت سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں آج اس اہم موقع پر جب کہ وینکوور (برٹش کولمبیا) میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور حضور انور سے ملاقات کا موقع دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ آج کا دن بہت اہم دن ہے اور ہم وینکوور، برٹش کولمبیا اور کینیڈا میں یہ خاص دن منا رہے ہیں۔ جن مہمانوں نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا ان کے اسماء یہ ہیں۔

1۔Louis Jackson لیڈی میئر آف ڈیلٹا (ڈیلٹا اس میونسپلٹی کا نام ہے جس میں یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے)

2۔Kevin Falcon صوبہ برٹش کولمبیا کے ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں۔

3۔Dr.Hedy Fry یہ سابق وزیر ملٹی کلچرازم اور (Citizenship) سٹیزن شپ ہیں۔ اس وقت فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹری برائے امیگریشن ہیں۔ انہوں نے اپنی نیک تمناؤں کے اظہار کے علاوہ پرائم منسٹر آف کینیڈا آنریبل پال مارٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا اور تقریب کے بعد Reception میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام

وزیر اعظم کے پیغام کے متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

"احمدیہ مسلم کمیونٹی کینیڈا کے اراکین وینکوور میں اپنی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ میں اس مبارک موقع پر انتہائی خلوص اور گرمجوشی سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قوموں کی زندگی میں عقائد اہم کردار ادا کیا کرتے ہیں۔ آپ کی نئی مسجد بلاشبہ بے شمار افراد کی زندگی میں روحانی اور سماجی طور پر مرکزی نکتہ کی حیثیت اختیار کرے گی۔ مجھے اس بات کا بھی وثوق ہے کہ یہ تقریب آپ کو اپنے عقیدہ کی گہری حقیقتوں کا ادراک حاصل کرنے اور مستقبل کے امکانات پر غور کرنے کے بہترین مواقع مہیا کرے گی۔ میری جانب سے بہترین خواہشات قبول کیجئے۔" (پال مارٹن۔ وزیر اعظم۔ اٹاوہ۔2005ء)

4۔اس کے بعد Ujjal Dosajh جو صوبہ برٹش کولمبیا کے سابق وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور اس وقت فیڈرل وزیر صحت ہیں نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

5۔اس کے بعد Herb Dhaliwal سابق وزیر مال کینیڈا نے سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ موصوف لمبا عرصہ مرکزی کابینہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے ہیں اور جماعت کے ساتھ پرانا اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور کی وینکوور تشریف آوری کے موقع پر ایئر پورٹ پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے بھی حاضر ہوئے تھے۔

ان احباب کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں دو فیڈرل ممبران پارلیمنٹ اور 9 صوبائی ممبران پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے کونسل جنرل، ایکواڈور (Ecuador) کے آنریری کونسل جنرل اور انڈونیشیا کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں پروفیسرز، مختلف کمیونٹی لیڈرز اور ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس تقریب کے آخر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا: میں مختصراً آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کینیڈا کے اس خوبصورت شہر میں ہماری مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب پر آنے کی دعوت قبول کی اور تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد اس خوبصورت اور پُر امن شہر کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ سب کے نیک جذبات اور خواہشات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا جیسا کہ آپ نے قرآن کریم کی وہ آیات سنی ہیں جو آپ کے سامنے پڑھی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ہماری مساجد کی بنیادیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دعاؤں کے ساتھ رکھی جاتی ہیں اور یہ اُس خدا کے حضور جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے اطاعت اور فرمانبرداری کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسی دعائیں کی جائیں جس کے نتیجہ میں نہ ختم ہونے والا، اطمینان قلب اور امن حاصل ہو جائے۔

اس تعلق میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مضمون کے تعلق میں دو اقتباس پیش فرمائے کہ مذہب کے صرف دو حصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور خدا کی مخلوق سے محبت۔ انسانیت سے ایسی محبت کرو کہ ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھو اور اُن کے لئے دعائیں کرو۔

اسلام نے اپنی تعلیمات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حقوق اللہ اور دوسری حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انسان اُس کی کامل اور مکمل اطاعت کرے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ انسان اُن سے حُسن سلوک کرے۔ یہ گناہ کی بات ہے کہ انسان مذہبی اختلاف کی بنیاد پر خدا کی مخلوق کو دکھ پہنچائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو تعلیم ہماری جماعت کے بانی نے اپنی جماعت کو دی ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت اور مخلوق خدا سے شفقت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کی جا سکتی۔ ہم اسی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہی تعلیم اور پیغام پھیلا رہے ہیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو اور یہ ہماری مساجد کی تعمیر کا مقصد ہے۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر سب آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس سارے علاقہ کے لئے امن و سلامتی پھیلانے کا ذریعہ بنائے۔

حضور انور نے اس مسجد کے نام کے بارہ میں فرمایا کہ میں اس مسجد کا نام "مسجد بیت الرحمن" رکھتا ہوں۔

حضور انور اپنے اس خطاب کے بعد اس تقریب میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ VIP مارکی میں تشریف لے گئے جہاں مشروبات اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر تمام مہمان فرداً فرداً حضور انور سے اور حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

سابق وزیر مال کینیڈا Herb Dhaliwal صاحب حضور انور کے پاس کھڑے رہے اور ہماری مہمانوں کا تعارف کرواتے رہے۔

باقی صفحہ 15